بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۳۶ — نمبر ۱۷

اخبار اہلحدیث امرتسر

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ و سنتی

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن — پس حدیث مصطفیٰ بر جان مسلم داشتن

مدیر مسئول ابو الوفا ثناء اللہ — دفتر اہلحدیث کٹرہ بھائی امرتسر

تاریخ اجرا ۲۲ شعبان ۱۳۲۱ھ — ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

اغراض و مقاصد

۱۔ دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

۲۔ مسلمانوں کو عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمت کرنا۔

۳۔ گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

۱۔ قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔

۲۔ جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔

۳۔ مضامین بشرط پسند مفت درج ہونگے۔

۴۔ جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائے گا۔ وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

۵۔ بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

شرح قیمت اخبار

مہاراجگان ریاست سے سالانہ	...
رؤسا و جاگیرداروں سے "	...
عام خریداران سے "	...
" " ششماہی	...
ممالک غیر سے سالانہ	۱۰ شلنگ
فی پرچہ	۲/

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابو الوفا ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہئے

امرتسر ۴ محرم الحرام ۱۳۵۸ھ مطابق ۲۴ فروری ۱۹۳۹ء یوم جمعہ

فہرست مضامین

نظم (مسلمان سے خطاب)	ص ۱
انتخاب الاخبار	ص ۲
ترکیب بہاء اللہ	ص ۳
... میں مباحثہ (قادیانی مشن)	ص ۵
... گنبد	ص ۶
... اہلحدیث کانفرنس کا جلسہ	ص ۷
... مسلم	ص ۹
... .	ص ۱۱
... .	ص ۱۲
...	ص ...

مسلمان سے خطاب

از مولوی عبد الحفیظ صاحب کولادی چک ۱۲۳ بہاولپور

اگر وقت نماز آئے تو فوراً با وضو ہو جا
سبھی آلائشوں سے پاک ہو کر قبلہ رُو ہو جا

بقا منظور ہے تجھکو اگر گلزارِ ہستی میں
گلستانِ شریعت میں مسلماں اِک شگوفہ ہو جا

اگر اسلام سے تجھ کو محبت ہے عقیدت ہے
خدا کا نام لے کر مجھ ... جانفشاں ہو جا

رگِ احساس میں ہو جائے وہ جوشِ عمل پیدا
پڑھ کے اللہ اکبر ہو ... تو جا

بہا ہے قوم مسلم کو مرا آقا اور مادق ہے
تماشہ گاہ عالم میں بہار ... ہو

شراب ناب ہے کر مست عشق ... سے

... ...

ahlhadimuslim.de

انتخاب الاخبار

—— امرت سر میں ۱۶ ؍فروری کو بعد دوپہر خوب زور کی بارش ہوئی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ گوجرانوالہ سے لاہور تک یہی بارش مسلسل ہوتی رہی ہے۔

—— امرت سر میں ۱۷، ۱۸، ۱۹ ؍فروری کو ہندو سبھا ہال کے میدان میں غیر زراعت پیشہ اقوام کی ایک کانفرنس ہوئی جس میں مسلم لیگ، حکومت پنجاب ڈینار پنجاب کے علاوہ ان چار بلوں کے خلاف تقریریں کی گئیں جو حکومت پنجاب نے گذشتہ سال پاس کیے تھے۔ نیز مندرجہ ذیل ریزولیوشن بھی پاس کئے گئے۔ کہ نئی فصل کا غلہ نہ خریدا جائے۔ حکومت پنجاب سے تعاون نہ کیا جائے۔ کواپریٹو بنکوں سے روپیہ نکلوا لیا جائے۔ مالیہ و آبیانہ وغیرہ کی ادائیگی کے لئے کسانوں کو بالکل قرضہ نہ دیا جائے۔

—— نئی دہلی ۱۴ ؍فروری۔ مرکزی اسمبلی میں مسٹر کاظمی کا خلع بل چند ترامیم کے ساتھ کثرت آراء سے پاس ہو گیا ہے۔ (مفصل پھر)

—— حجاج کرام کا سب سے پہلا جہاز ۱۶ ؍فروری کو کراچی پہنچ گیا۔

—— مسٹر گاندھی اور والسرائے ہند میں ریاستوں کے معاملہ میں خط و کتابت ہو رہی ہے۔

—— کانپور میں اب بالکل امن و امان ہے۔

—— ۱۹۴۱ء کی مردم شماری کا کام عنقریب شروع ہو جائیگا۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ اس دفعہ اس کام پر تقریباً پچاس لاکھ روپیہ خرچ ہوگا۔

—— تحصیل پلول ضلع گوڑگانوہ میں بارش اور ژالہ باری کی اطلاع ملی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ایک ایک سیر وزن کے اولے پڑے۔

—— لاہور مرکزیہ مجلس یوم اقبال نے ۹ اپریل کو یوم اقبال منانے کا فیصلہ کیا ہے۔

—— لدھیانہ ریاستی کانفرنس میں حیدرآباد کی

میں آریہ سماج کی شورش کے متعلق ناراضگی کا اظہار کیا گیا۔

—— بنگال کے نئے وزیر زراعت نے استعفیٰ دیدیا ہے۔ جس کی وجہ یہ لکھی ہے کہ کرشک پرجا پارٹی اپنے پروگرام پر عمل نہیں کرتی۔

—— مولینا ابو الکلام آزاد آج کل سرحد کا دورہ کر رہے ہیں۔

—— کانگرسی حلقوں میں خیال کیا جاتا ہے کہ ریاستوں کے معاملے میں زوردار تحریک شروع ہونے والی ہے۔ اس لئے کانگرسی وزارتوں کو شاید مستعفی ہونا پڑے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ اگر کانگرسی وزارتیں مستعفی ہو گئیں تو گورنر تمام اختیارات اپنے ہاتھ میں لے لینگے۔

آخری یاددہانی

ماہ فروری میں جن خریداروں کی قیمت اخبار ختم ہے۔ انہیں بذریعہ اعلان مندرجہ ۲۷ ؍جنوری اطلاع دی جا چکی ہے۔ ۲ ؍مارچ تک جن کی طرف سے قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر ـــــ یا انکار کی اطلاع بذریعہ پوسٹ کارڈ دفتر میں نہ آئیگی ان کے نام آئندہ پرچہ وی پی بھیجا جائیگا

ناظرین مطلع رہیں

مہلت یافتگان کی طرف سے اگر ۲ ؍مارچ تک قیمت وصول نہ ہوئی۔ تو آئندہ اخبار روانہ نہیں کیا جائیگا۔ (مینجر اہلحدیث)

—— حکومت بمبئی نے احمد نگر کی تین مسجدوں کو واپس دینے کا اعلان کر دیا ہے۔

—— معلوم ہوا ہے کہ حکومت افغانستان نے قندہار اور ہرات کو ریل کے ذریعہ ہندوستان اور روس سے ملا دینے کا فیصلہ کیا ہے۔

—— لندن۔ وزیر اعظم برطانیہ نے دارالعوام میں اعلان کیا کہ صدر جمہوریہ فرانس ۲۳ ؍مارچ کو سرکاری حیثیت سے لندن آ رہے ہیں ان کا شاندار استقبال

کیا جاتا تھا۔

—— حکومت مصر نے ... سے جو ... خریدے اس کی تصدیق ہو گئی ہے۔

—— معلوم ہوا ہے کہ حکومت بہار ۱۹۳۰ء سے ۱۹۳۳ء تک سول نافرمانی کرنے والے سرکاری ملازموں (جن کو ملازمت سے علیحدہ کیا گیا تھا یا وہ خود مستعفی ہو گئے تھے) کو بحال کر دیگی۔

—— حکومت بمبئی ایک بل تیار کر رہی ہے جس کی رو سے ملازموں سے آٹھ گھنٹے سے زیادہ کام نہیں لیا جائیگا اور رات کے ۹ بجے کے بعد کوئی دکان، تھیٹر یا سینما کھلا نہ رہیگا۔ مگر اخبار بیچنے والے مستثنیٰ ہونگے۔ ہر ملازم کو ہفتہ میں ایک روز یا سال میں ۱۰ دن باتنخواہ چھٹی ملے گی۔ بارہ سال سے کم عمر کے بچے کو ملازم نہیں رکھا جائیگا۔

—— کلکتہ۔ مسٹر ساورکر بیرسٹر نے سکھوں میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اگر شہید گنج ایجی ٹیشن کے سلسلہ میں ضرورت پڑی تو میں اور مرہٹے سکھوں کی مدد کو تیار ہیں۔

علالت کاتب اخبار اہلحدیث کے کاتب منشی محمد عمر صاحب کے اچانک علیل ہونے کی وجہ سے چند صفحات مجبوراً ایک دوسرے کاتب صاحب سے لکھوانے پڑے تاکہ اخبار کی روانگی میں تاخیر نہ ہو۔ ناظرین اگر اس پرچہ میں کوئی نقص ملاحظہ فرمائیں۔ تو اس میں معذور جانیں۔ (مینجر اہلحدیث امرتسر)

ضروری تصحیح کسی سابقہ اشاعت میں لکھا گیا تھا کہ رسالہ "نور توحید" مولینا ابراہیم صاحب سیالکوٹی سے ۹ پائی کے ٹکٹ بھیج کر طلب کر سکتے ہیں۔ در اصل پانچ پیسہ کے ٹکٹ بھیجنے چاہئیں۔

جلسہ جماعت امامیہ دہلی ۲۸ ؍فروری سے شروع ہو کر ۲ ؍مارچ تک رہیگا۔ (عبد الجلیل خان از دفتر جمعیت اہلحدیث دہلی)

جلسہ جمعیت اہلحدیث پشاور ... ۲ ؍اپریل تک ہوگا جس میں ... علماء ... فرمائینگے۔ شائقین حضرات ... [illegible]

ahmadimuslim.de

آنریبل جسٹس خان بہادر سید ضیاء الحسن صاحب علیگ جج چیف کورٹ لکھنؤ

بسم اللہ اللہ اکبر

خدا کا شکر ہے کہ "سرگذشت" اپنی عمر کے دسویں سال کو ختم کر رہا ہے۔ یہ دس سال اس پر کیسے گذرے اس کو تو آپ جانیں۔ البتہ اتنا ضرور کہا جا سکتا ہے کہ باوجود مشکلات کے (جو خدا کرے کہ ختم ہو گئی ہوں) اور باوجود اس کے کہ اس کی پالیسی "پیٹ کا دھندہ" ہے اس نے زندہ پرہیزی کی طرح خوشہ چینی کو اپنا شعار نہیں بنایا۔ اس کے علاوہ اس نے جو حق سمجھا اس کو باانگ دہل ظاہر کرنے میں کبھی دریغ نہیں کیا۔ میں اگرچہ اصلی معنی میں علیگ کہلانے کا مستحق نہیں ہوں لیکن اپنے اسلامی دارالعلوم سے تعلق قلبی ضرور رکھتا ہوں اور اس "سرگذشت" کو اس کے یوم "روزی طلبد" سے آجتک دلچسپی کے ساتھ برابر پڑھ رہا ہوں اور انشاء اللہ پڑھتا رہوں گا۔ خداتعالیٰ اس کو اور اس کے پرہیزی دور کو تادیر قائم و سلامت رکھے۔

زمزمہ

درتہنیت جوبلی برخوردار سرگذشت طبعزاد

(طوطی چمنستان فواکہات برادر ذی التفات علیگ انگریزی قلم والا صاحب)

ہے سرگذشت کی، ہے کاغذی یہ جوبلی
یہ ہے کاغذی، ہمارے سرگذشت کی

خورش نواز جنگ سے اور ان کے راج رنگ سے
سدا انہی امنگ سے، ہیں سب حریف دنگ سے

وہ راج رنگ ہیں، رباب اور چنگ ہیں
اور عنگ ہیں، مست و شوخ و شنگ ہیں

رشی ہیں وہ پلنگ کے، پیالہ گیر بنگ کے
ہیں تھا تھ ان کے ڈھنگ کے، شگون اور ترنگ کے

کے نقیب ہیں، زمانے کے رقیب ہیں
عجیب ہیں، رفیق ہیں ادیب ہیں

یہ سرگذشت ہیں، عجیب خوش سرشت ہیں
چشم خیر دشت ہیں، بہشت عجیب خشت ہیں

[illegible]
[illegible]

ہمارے سرگذشت کی، ہے کاغذی یہ جوبلی
[illegible] ہمارے سرگذشت کی

خان بہادر مولوی بشیر الدین صاحب قبلہ المعروف بہ بشیر بادہ و مائی لارڈ

قبلہ محترم کے خیالات عالیہ پیش کرنے سے پہلے "مائی لارڈ" کی توضیح کے متعلق ایک واقعہ خالی از دلچسپی نہ ہوگا۔ ایک زمانہ تھا کہ علی گڑھ کے بعض دلدادہ حضرات کی ایک خاص جماعت تھی اور اس جماعت کا ہر ایک ممبر ایک دوسرے کو مائی لارڈ کے خطاب سے پکارتا تھا۔ آہ! نہ اب وہ جماعت ہی رہی اور نہ اس کے اکثر نامور ممبر جن میں سید نثار حسین صاحب قبلہ ڈپٹی مجسٹریٹ اسنار روح رواں جماعت تھے۔ رنگون میں آل انڈیا ایجوکیشنل کانفرنس کا سالانہ اجلاس تھا۔ اس جماعت کے متعدد ممبر اس میں شرکت کے واسطے جا رہے تھے۔ جہاز پر بھی جماعت کے ممبران قومی دھن میں [illegible] کرتے جاتے تھے اور اپنی جماعت کے ممبروں کو "مائی لارڈ" کہکر ایڈریس کرتے تھے۔ جہاز کا انگریز کپتان جب صاحبزادہ آفتاب احمد خاں صاحب مرحوم مغفور جیسے وجیہ [illegible] جنٹلمین کو قبلہ مولوی بشیر الدین صاحب اور قبلہ سید نثار حسین صاحب جیسے [illegible] لوگوں کو نہایت ادب کے ساتھ مائی لارڈ کہتے سنتا تھا تو بہت ہی حیرت زدہ ہوتا تھا تا آنکہ اس غریب سے جب نہ رہا گیا تو صاحبزادہ صاحب سے ان مائی لارڈوں کے متعلق دریافت حال کیا کہ یہ کون حضرات ہیں۔ صاحبزادہ صاحب نے فرمایا کہ یہ [illegible] سے ہیں، اب زمانہ کے ہاتھوں یہ حال ہو گیا ہے۔ اس دریافت حال کے بعد [illegible] کپتان ہی ایسا شخص تھا جو ان لارڈوں کی سب سے زیادہ دل سے عزت کرتا تھا۔ جب بھی ان کو دیکھتا فوراً ٹوپی اتار لیتا اور مولوی بشیر الدین صاحب قبلہ کی [illegible] کو آثار قدیمہ سے کم وقعت کی نظر نہیں دیکھتا تھا۔ کاش قبلہ محترم اگر اس وقت [illegible] اس کپتان کے ہاتھ فروخت کر دیتے تو ان کا ہائی سکول جو باوجود کوشش بسیار [illegible] کالج بھی نہیں ہو سکا ہے کب کا ڈگری کالج بن گیا ہوتا۔ اب قبلہ محترم کا مکتوب [illegible] فرمایئے۔

ایک زمانہ تھا جبکہ تمام ہندوستان کے مسلمانوں میں علی گڑھ کے ساتھ گہری ہمدردی اور دلچسپی تھی اور علی گڑھ کے متعلق معمولی سے معمولی خبر معلوم ہونے کے واسطے لوگ مشتاق رہتے تھے۔ اس زمانہ میں وہی اخبار قوم میں زیادہ مقبول تھا جو علی گڑھ کے معاملات پر زیادہ بحث کرتا تھا۔ لیکن بدقسمتی سے بعض اسباب کی وجہ سے [illegible] اور نہ اخبارات کو علی گڑھ کے معاملات سے دلچسپی رہی اور نہ مسلمانوں کو اس سے [illegible] علی گڑھ کی مرکزیت کو روز بروز نقصان پہونچا مسلمانان ہند کا شیرازہ بالکل [illegible] تھا۔ اس موجودہ حالت کو عزیزی مرزا ابراہیم بیگ نے سرگذشت جاری کر کے [illegible] کا التزام کیا ہے اور مجھ کو خوشی ہے کہ اس معاملہ میں سرگذشت بڑا کام کر رہا ہے۔ سرگذشت مسلم یونیورسٹی کے انتظامی معاملات کے متعلق جن [illegible] کی [illegible] چیز [illegible] وقت [illegible] علی گڑھ تحریک [illegible]
[illegible] کی انفرادی حالات [illegible]
[illegible]

ahmadimuslim.de

موجب ہیں ہوتا ہے۔ اس کی وجہ بظاہر یہ معلوم ہوتی ہے کہ علی گڑھ کے تعلیم یافتہ اول تو اردو اخبارات پڑھتے ہی نہیں اور جو پڑھتے ہیں وہ زیادہ تر فضولیات پسند کرتے ہیں۔ کیا عجب ہے کہ جو کام کی باتیں سرگذشت شائع کرتا ہے ان پر نہ تو غور کرتے ہیں اور نہ اعتنا خیال۔ بہرحال جو کچھ حالت بھی ہے اس کو نظر انداز کرنا چاہیے اور ہم مرزا صاحب کو مشورہ دیتے ہیں کہ وہ اپنا کام برابر کرتے رہیں۔ اور جو کچھ کیا ہے اس پر وہ مبارکباد کے قابل ہیں۔"

اعتراف

(محمد حسین قادر خاں علیگ سب ڈپٹی مجسٹریٹ آرہ)

باعث تحریر آنکہ جب سے مرزا سرگذشت نے نسخہ "سرگذشت" ایجاد کیا میں اسی وقت سے اس کو باقاعدہ استعمال کرتا ہوں۔ اور اعتراف کرتا ہوں بلکہ اقبال کرتا ہوں کہ اس نسخہ نے مجھے بہت فائدہ پہونچایا بلکہ روز بروز مقوی بنایا ہے۔ چنانچہ میں تصدیق کرتا ہوں کہ یہ نسخہ نہایت مقوی معدہ۔ مقوی دماغ اور مقوی دل ہے۔ اس نے مجھے بہت سی فراموش شدہ چیزیں یاد دلادیں جن کی مجمل تفصیل یہ ہے:۔

(۱) بھوک۔ کچھ عمر کے تقاضہ سے اور کچھ محتاط طریقہ پر کھانے کی وجہ سے میں اس نعمت کو تقریباً کھو بیٹھا تھا۔ مگر میں سرگذشت کا ممنون احسان ہوں کہ اس نے پرہیزی ڈنر پر وہ وہ لکچر پلائے کہ میں اپنے اوپر نفرین کرنے لگا۔ میں سمجھتا تھا کہ:۔

اک دھوپ تھی جو ساتھ گئی آفتاب کے

مگر جب سرگذشت نے یہ کلیہ سمجھایا کہ

کھا چلے ستر بلا سے ٹلے

تو یقین آیا کہ مرزا سچ کہتا ہے۔

مرزا کا اعلان ہے یارو	خود بھی کھاؤ اور کھلاؤ
نقد نہیں تو ادھار منگاؤ	دل کو لیکن مت ترساؤ
قرض کی راہیں بند نہیں ہیں	نقاد کے ہم پابند نہیں ہیں

بس پھر کیا تھا ہم نے گر پالیا جو چچا سعدیؒ نے بتایا تھا کہ

زیستن از بہر خوردن است

پھر تو وہ کھلائی کی کہ دن عید اور رات شبرات۔ اور ہر روز ظہرانہ۔ عصرانہ شبانہ وغیرہ کا تار بندھ گیا ہے۔ کس کی پیرانہ سالی اور کس کی معدہ کی کمزوری۔ ہاں ایک کمزوری اس سلسلہ میں یہ ضرور ہو گئی بقول مرزا کے ہم چھوٹے لوگوں کو بڑی چیزیں ہاتھی۔ گھوڑے۔ بیل۔ اونٹ وغیرہ ہضم نہیں ہوتے۔ اور بھی ہضم بھی کیوں ہوں کہ یہ غذا اک بڑے آدمیوں کی ہے اور ہم غریب اور چھوٹے ڈپٹی لوگوں کے لئے تو چھوٹے پرندے ہی قسام ازل نے قسمت کر رکھے ہیں۔ نگاہ اپنی اپنی پسند اپنی اپنی۔

(۲) حافظہ۔ کمبخت نے حافظہ بھی کمزور کر دیا تھا۔ علی گڑھ کالج کی پوری جگ بیتی (۱۹۰۱-۱۹۱۲ء) بالکل بھلا بیٹھے تھے۔ غضب خدا کا جہاں بارہ برس تک یہ تربیلے دماغ سے اتر جائے۔ سرگذشت نے علی گڑھ کالج کے اوپر ربع صدی کا نقشہ

بطور ایک جیتا جاگتا سینما کے دماغ کے سامنے پیش کر دیا اور ہم نے اپنی دل کی آنکھوں سے دیکھا کہ ہمارے زمانہ کے کالج کا پورا چڑیا گھر اسی طرح سے آباد ہے جہاں ناگپوری اونٹ۔ جبلپوری مکھی بچھیری۔ اٹاوہ کی چیونٹی۔ جگدور کی کڑک مرغی۔ وغیرہ وغیرہ اب بھی اسی طرح کریدو کلیلیں کر رہے ہیں۔ ہر "جناور" اپنے اندر ایک خاص صنعت تلمیح رکھتا ہے۔ اب اگر اس کا قصہ طلب واقعہ لکھا جائے تو ہر "جناور" کے لئے ایک مکمل باب کی ضرورت ہوگی۔ اس موضوع پر لکھنے کے لئے ہم فی الحال اپنا حق محفوظ رکھتے ہیں۔ آپ نے دیکھا کہ سرگذشت مقوی دماغ بھی ہے۔ اب ذیل میں ملاحظہ کریں کہ یہ نسخہ مقوی دل بھی ہے۔

(۳) زندہ دلی۔ کون انکار کر سکتا ہے کہ سرکاری کام کرتے کرتے ہمارے دماغ گھس گئے ہیں اور خانہ داری نے "نون تیل" کے چکر میں پھنسا کر اور بھی دل کو زنگ آلود کر دیا ہے۔ سرگذشت نے قصہ جات پارینہ کو پیش کر کے ہماری قوت مزاحیہ بیدار کردی اور موجودہ خانگی و سرکاری ماحول کو چندے بھلا کر ثابت کر دیا کہ

خوش باش دمے کہ زندگانی این است

سرگذشت میں جب ہم اپنے کالج کے متانت توڑ قصے پڑھتے ہیں تو دل میں ایک گدگدی سی پیدا ہوتی ہے۔ اور جب پڑھنے والا اپنے گذشتہ کارنامے سرگذشت میں پڑھتا ہے تو بے اختیار اپنی کوٹھی کے آفس کمرے میں کھل کھلا کر ہنس پڑتا ہے۔ سننے والے سرگوشیاں کرتے ہیں کہ "صاحب" پر مالیخولیا کا دورہ پڑ رہا ہے اور جب خود "صاحب" اپنے واقعات لکھتا ہے تو اچھا خاصہ "پنچ نگار" بن جاتا ہے۔ اس طرح ہمارا (سرگذشت) ایک اچھا خاصہ چھوٹا سا پنچ بن گیا ہے۔

بھیا مرزا بہت کچھ لکھنے کو جی چاہتا ہے مگر وقت کو کیونکر بڑھا کا بناؤں۔ گیا کا تبادلہ ہو گیا ہے۔ فروری کے اول ہفتہ میں آرہ سے گیا روانہ ہو جاؤں گا۔ بہ تعمیل ارشاد چند کلمات بطور اعتراف کے لکھدے تاکہ سند ہوں اور وقت ضرورت کام آئیں۔

بیگم صاحبہ .... مرحوم از پٹنہ۔ بانکی پور

صوبہ بہار کے وہ بدقسمت جن کے اس زلزلے میں گھر و بار تباہ ہوئے۔ عزیز و اقربا کھو اس غضب کو مرتے وقت تک نہیں بھول سکتے ہیں۔ اور اسی وقت یہاں سے ڈر اور بالکل انجان مرزا سرگذشت نے فی الفور جس سچی اسلامی ہمدردی اور حقیقی انسانی ہمدردی کا تمام صوبہ کے خریداروں سے پورے سال کا چندہ مصیبت زدوں کو دیدیے میں جو کام کیا اور انجان مصیبت زدوں کی تحریروں پر جو ڈھارس دلائی اور سرگذشت میں مدد کی اپیلیں چھاپیں اور اپنے مقدور بھر نقد روپیہ۔ پیسہ سے مدد کی اس کو بھی کوئی بھی نہیں بھول سکتا ہے۔ معلوم نہیں مجھ جیسی مصیبت زدہ اور کتنے مرزا صاحب کے قدر دان دعا کرتے ہوں گے۔ یہ پڑھ کر کہ ہمارا نیک دل سرگذشت اپنی عمر کے دس ختم کر کے اب گیارہویں سال میں ماشاءاللہ آتا ہے مجھ کو جو دلی خوشی ہوئی ہے بیان باہر ہے اور میں سچے دل سے دعا کرتی ہوں کہ اللہ پاک وہ بہتر سرگذشت کو ہزاری بلکہ اس سے بھی زیادہ عمر عطا کرے اور دن دونی رات چوگنی

ہو۔ آمین۔

(نوٹ) محترم آپ نے چونکہ خدا اور رسول کا واسطہ دیکر اپنی تحریر چھپوائی ہے اس وجہ سے مجبوراً چھاپ تو دی گئی ہے لیکن جو باتیں شائع کرنے سے میرے واسطے دنیا میں اگر نہیں مگر دین میں رسوا کن ہوتیں ان کو آپ کی تحریر سے میں نے حذف کر دیا ہے۔ آپ ناخوش نہوں۔ ایڈیٹر۔

"سرگذشت"

(ناصر علی خاں شرقی ایم۔ اے۔ علیگ۔ لکچرر یونیورسٹی۔ کلکتہ)

ہر اخبار کا ایک مقصد حیات ہوتا ہے جسے پالیسی بھی کہا جاسکتا ہے۔ سرگذشت کا مقصد حیات جہاں تک میں سمجھا ہوں علی گڑھ کی تحریک کو زندہ اور قائم رکھنا ہے اور اس تحریک کا منشا اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ علی گڑھ کو مسلمان اپنا واحد علمی مرکز سمجھیں۔ اس میں ہندوستان کے ہر صوبہ کے نونہال آئیں۔ اسلامی عقائد اور شعار کو برقرار رکھتے ہوئے موجودہ زمانہ کی تعلیم حاصل کریں۔ ایک دوسرے سے سچے برادرانہ رشتے قائم کریں اور پھر اپنے اپنے صوبہ میں جاکر اپنی مثال اور عمل کے ذریعہ سے اپنے صوبہ کو مرکز سے وابستہ کریں۔ اس مقصد کو لیکر اور بھی اخبار اس سے پہلے اٹھے مگر کسی نہ کسی وجہ سے بیٹھ جانا پڑا۔ خدا کا شکر ہے کہ سرگذشت اس مقصد کی علم برداری میں کامیاب رہا۔ اور اس نے اس فرض کو اس مردانگی اور بے باکی سے ادا کیا کہ صرف اسی کا حصہ ہے۔

سرگذشت ہر نمرود کے لئے ابراہیم اور ہر فرعون کے لئے موسیٰ بن کر رہا۔ حقیقت کے انکشاف کرنے میں نہ کسی ذی وجاہت سے مرعوب ہوا اور نہ کسی شخصیت کو گھا نٹھا۔ یہ بالعموم علیگ برادری کا نفس ناطقہ ہے لیکن گندم نما جو فروشوں کے لئے نفس لوامہ۔ اور اس پر یہ کہ اگر کبھی غلطی ہوگئی جو ہر انسان سے سرزد ہوسکتی ہے تو فوراً نہایت فراخندہ پیشانی سے اس کا اعتراف کرلیا اور معافی مانگ لی۔

سرگذشت پابندی وقت اور باقاعدگی میں بھی فرد ہے۔ ہفتہ وار اخباروں میں یہی ایک اخبار ہے جس کی آمد کی تاریخ مجھے یاد رہتی ہے۔ اور مسرت کی بات یہ ہے کہ جس طرح میں اس کا انتظار کرتا ہوں یہ بھی کبھی مایوس نہیں کرتا اور برابر وقت معینہ پر پہونچتا رہتا ہے۔ اس میں کبھی کبھی بھرتی کے مضمون نکل جاتے ہیں۔ جیسا کہ کرکٹ کا ایک سلسلہ تھا لیکن بعض حضرات کے لئے شاید وہ بھی دلچسپی کا باعث ہو اس لئے مجھے کچھ زیادہ شکایت نہیں۔ سرگذشت کا پرہیزی ڈنر کا شوق پُر لطف بھی ہے اور تشویشناک بھی۔ اللہ تعالےٰ تشویش کا دن نہ دکھائے اور لطف میں لطف قائم رکھے۔ میرے عقیدہ میں علی گڈھ سے وابستگی رکھنے والوں کے لئے سرگذشت کا پڑھنا اگر فرض نہیں تو سنت موکدہ ضرور ہے۔

برادری کا سرگذشت

(محمد منیر صاحب سپرنٹنڈنٹ ارکیو جکل ڈپارٹمنٹ۔ پٹنہ)

آپ کے کہا کہ ہماری برادری کے سرگذشت نے اپنے گذشتہ دس سال مدت میں اس

شکایت کا کافی سے زیادہ ازالہ کیا ہے جو علامہ اقبال مرحوم نے اس وجدانی شعر میں بیان کی تھی۔ یعنی

رشتۂ الفت میں جب ان کو پرو سکتا تھا تو

پھر پریشاں کیوں تری تسبیح کے دانے ہے؟

سیاسی طوفانوں نے ان گذشتہ دس سالوں میں اولڈ بائز ایسوسی ایشن کا جو حال کیا وہ سب کو معلوم ہے۔ کسی زمانہ میں یہ ایسوسی ایشن کالج و یونیورسٹی کے سپوتوں کو ایک مرکز پر کھڑا رہنے کا باعث ہوتی تھی۔ مگر جب حالات نے اس پر وہ بپتا ڈالی جس میں وہ اب تک مبتلا ہے تو قدرت نے اس ایسوسی ایشن کا کام سرگذشت کی تنہا ذات سے لیا اور سرگذشت نے پرانی برادری کو بالکل منتشر ہونے سے بچالیا۔ میرے خیال میں سرگذشت کی اہمیت مفید اور بے لوث خدمات کے علاوہ اس کی یہ خدمت کہ یونیورسٹی کے بروقت اور دلچسپ روزمرہ کے حالات سے ہماری برادری کے اکثر ممبروں کو باخبر رکھتا رہا ہے" ایسا کام ہے جو ہماری یونیورسٹی کے احترام کو ہمارے دلوں میں بڑھاتا رہا اور ہمیں اس کی مصائب و مشکلات سے آگاہ کرکے اس کے لئے ہمارے محبت آمیز اضطراب کو بھڑکاتا رہا۔ خوش قسمتی یا بدقسمتی سے علی گڑھ کے اکثر پرانے طلبہ کے لئے ہندوستان میں اپنا پیاری یونیورسٹی کو خوشحال اور سربلند دیکھنا ہی منتہائے آرزو ہے۔ اور ایسے طبقہ میں سرگذشت کی ہفتہ وار آمد کو جو اہمیت حاصل ہے اس کا اندازہ میں کن الفاظ میں بیان کروں۔ بڑے شکر کی بات تو یہ ہے کہ ہمارا سرگذشت آج اپنی بروقت اشاعت کے سلئے ہندوستان کے دوسرے پرچوں پر ممتاز فوقیت رکھتا ہے اور اس کے شوق سے پڑھنے والوں کو انتظار کی کوفت سے بچاتا ہے۔

ہمارا سرگذشت

(خاں صاحب سید احمد رشید صاحب۔ کلکتہ)

کس درجہ خوشی ہوتی ہے جب میں یہ خیال کرتا ہوں کہ ہمارا سرگذشت اپنی عمر کے دس سال پورے کرتا ہے اور کس درجہ فخر ہوتا ہے کہ اس عرصہ میں یہ ہمیشہ وقت پر پہونچا اور اس نے مادر یونیورسٹی سے کالے کوسوں ہم جیسے دور افتادہ کو وہاں کے روزانہ کے واقعات و حالات ہمیشہ نہایت ایمانداری اور قابل قدر دلیری سے پہونچائے۔ ہمارے صاف گو مرزا صاحب نے اپنے ذاتی تعلقات اور پرہیزی ڈنر کا خیال نہ کرتے ہوئے ہر ایسے شخص کو جس کی طرف سے ذرا بھی درسگاہ کو نقصان پہونچنے کا خیال ہوا ہے بالکل صاف صاف اور کھری کھری سنائی ہے۔ ملکی معاملات میں بھی ہمیشہ بے لوث رائے دیتا ہے۔ رائے کی غلطی ممکن ہے لیکن اس کی نیت کبھی غلط نہیں ہوتی ہے۔

میرے بزرگ نواب مسعود جنگ بہادر سر سید راس مسعود مرحوم مغفور سے اور مرزا صاحب سے کافی اور دیرینہ تعلقات تھے لیکن جب وہ وائس چانسلر تھے اور مرزا صاحب کی رائے میں ان کے کسی فعل سے درسگاہ کو نقصان پہونچنے کا اندیشہ ہوتا تھا تو ایسی کھری کھری سناتے تھے کہ ... اولڈ بائز بھی چیخ اٹھتے تھے اور مرزا صاحب کے بہت عزیز دوست جمال بشیر مرزا صاحب مرحوم مغفور نے مرزا صاحب کو لکھا تھا کہ اس روش کو بدلئے لیکن مرزا صاحب نے یہ جواب دیا تھا کہ آپ سے کہہ کر جیسا کہ سر مسعود جنگ بہادر کو ...

وصیت نہیں بلکہ جیسے درسگاہ کا مفاد ہے پھر ذاتی تعلقات۔ سرگذشت کی دس سالہ خدمات کے متعلق دس جلدیں لکھی جا سکتی ہیں لیکن دس سطر کا حکم ہے اس واسطے اس دعا کے ساتھ ختم کرتا ہوں کہ اللہ تعالے ہمارے بھائی مرزا صاحب کو خوب پرہیزی دگرینڈ پرہیزی کھلاتا رہے اور مرزا بھائی باوجود پیرانہ سالی اس سے بھی زیادہ جوان خدمت گذار رہیں۔ شکایت یہ ہے کہ سینکڑوں مرتبہ بلانے پر بھی مرزا بھائی ایک مرتبہ کلکتہ نہیں آئے۔

وصیّت

(مسٹر عبدالقادر ایم۔اے علیگ۔ ہیڈ ماسٹر اسلامیہ کالجیٹ اسکول۔ پشاور)

شاعر تو ہوں نہیں کہ منظوم ہدیہ لکھ کر آپ کو سرگذشت کی جوبلی پر مبارکباد دے سکوں۔ نثر لکھنا بھی میرے لئے ذرا مشکل ہے۔ لیکن سرگذشت پڑھ کر کچھ لکھ ہی لگا۔

مجھے یاد ہے کہ جس وقت آپ نے سرگذشت کے اجرا کی ٹھانی تو مجھ سے بحیثیت ایک طالب علم کے مشورہ ضرور طلب کیا تھا۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ میں نے اس وقت کیا مشورہ دیا تھا۔ لیکن اتنا ضرور یاد ہے کہ آپ کے استقلال اور علی گڑھ کی بے لوث محبت کو آپ کی کامیابی میں بہت بڑا دخل حاصل ہوگا۔ کچھ اس قسم کی پیشین گوئی کی تھی۔ مجھے یقین ہے کہ میری رائے بالکل درست نکلی۔ آپ نے جس صاف گوئی سے علی گڑھ کی خدمت کی اس کا مقابلہ کوئی دوسرا اخبار نہ کر سکا۔ بہت سے اخبارات اس دس سال کے عرصہ میں پیدا ہوئے اور مر کر دفن بھی ہوئے۔ میرے نزدیک آپ کی کامیابی کا سب سے بڑا ثبوت فقط اتنا ہی کافی ہے۔ اگر آپ بھی دیگر اخبار نویسوں کی طرح علی گڑھ کے مفاد کی بجائے کسی بڑے بزرگ افسر یونیورسٹی کی مدح سرائی میں اپنا زور قلم استعمال کرتے تو آپکا حشر بھی وہی ہوتا۔ ذاتیات سے بڑھ کر ہمارے نزدیک ایک عزیز چیز ہماری دارالعلوم ہے آپ نے اس کے مفاد کو مقدم سمجھا۔ آج ہم سرگذشت کی "سلور جوبلی" منا رہے ہیں۔ خدا کرے کہ آپ اس پالیسی پر قائم اور دائم رہیں۔ بابا لوگ کا موجودہ سلسلہ بہت عمدہ ہے اسے جاری رکھئے۔ جب تک جاری رکھ سکتے ہیں۔ ورنہ آپ کی طرح کوئی اور بابا لوگ اپنا سرگذشت لکھا کریں۔ یہ ایک وصیت ہے۔ اور ساتھ ہمارے جتنے بزرگ اولڈ بوائز ہیں انھیں مجبور کریں کہ وہ علی گڑھ کے متعلق کبھی کبھی کچھ نہ کچھ لکھا کریں۔ باقی موجودہ طلبا سے یہ کہئے کہ بیرونی سیاسی فرقہ بازیوں سے علی گڑھ کو تباہ و برباد نہ کیا کریں۔ یہ سالہا سال کی محنت کا نتیجہ ہے۔ مسلمان نادار ہیں۔ وہ علی گڑھ فی الحال مسمار نہیں کر سکتے۔ زیادہ کیا لکھ سکتا ہوں۔ آپ خود ہی ڈاکٹر ہیں۔ اپنے ہاضمہ کا خیال خود ہی رکھ لیا کریں۔

سید مسعود حسین صاحب مسعود علیگ پی سی ایس ہردوئی
سابق ممبر بھیا کلب

سرگذشت کسی تعریف و توصیف کا محتاج نہیں۔ جن خدمات قومی و ملکی کو اس نے ابتدا سے اپنا نصب العین قرار دیا تھا ان سے وہ بفضلہ برابر عہدہ برا ہو رہا ہے۔ خدا اس کو نظر بد سے بچائے اور آپ کے ہاتھوں پروان چڑھائے۔ یونیورسٹی کے معاملات میں سرگذشت کی رائے ہمیشہ مفید۔ قابل قدر اور قابل عمل پائی گئی۔ مخالفین بھی لوہا مان گئے۔ بلحاظ نوعیت و ندرت مضامین آج تمام ہفتہ وار اخبارات سے اس کا پلہ بھاری نظر آتا ہے۔ علی گڈھ سے دلچسپی لینے والوں کا سرگذشت سے عشق روبہ ترقی ہے اور یہ شعر بے ساختہ زبان پر آتا ہے

تراا ٹھان ترقی کرے قیامت کی
ترا شباب بڑھے عمر جاوداں کی طرح

آپ کی ذہانت۔ ہمت۔ قابلیت اور ظرافت نے سرگذشت میں چار چاند لگا دیے اور آپ کی خاص توجہ اس کی شہرت اور ہردلعزیزی کی ضامن ہے خداوند کریم آپ کو عرصہ دراز تک سلامت رکھے۔

ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

رُودادِ سرگزشت

(جناب قبلہ مولوی سید محمد احسن صاحب احسن مارہری مدظلہ العالی)

بگوشِ ہوش یہ رودادِ سرگذشت سنو　　کہ اس میں ہے پسِ منظر بھی پیش منظر بھی
اگرچہ آج یہ کمسن ہے اور دہ سالہ　　مگر کل اس کو کہا جائے گا معمّر بھی
یہ آج قوم کی اصلاح کا پرچہ ہے　　کسی نے گرچہ کہا ہو کبھی ہپیئچر بھی
مقاصد اس کے ہیں دو۔ پہلے پیکر دمنڈ　　اسی کے ساتھ ہے چندہ بصورتِ زر بھی
یہ ہیں وہ مقصدِ اصلی کہ ذمہ دار اس کے　　رہیں گے جملہ خریدار بھی اڈیٹر بھی
علی گڑھ اور علی گڑھ کے جامعہ کے لئے　　مشیر بھی ہے مددگار بھی ہے یاور بھی
اڈیٹر اس کے ہیں پرہیزگار گرچہ۔ مگر　　شکم پری کو ہیں پیٹو کلب کے ممبر بھی
ضرور دیکھو اڈیٹر کو جاکے۔ لیکن کب؟　　جب اپنے گھر میں وہ ہوں اور کھلا ہو گھر بھی
پلنگ پر نظر آئیں گے وہ نسوار۔ مگر　　معانقے سے کریں گے مشرّف اکثر بھی
پس از سلام کریں گے کلام۔ بہرِ طعام　　کہ نام کھانوں کے دل پر ہیں نقش ازبر بھی
کھلائیں گے کبھی سیب اور کبھی انار انگور　　پھر اس کے بعد پلائیں گے سوڈا و شربت بھی
سنر ہوں مس ہوں کہ بابا ہو یا ہوں بابا لوگ　　ہر اک کے حق میں وہ خواہر بھی ہیں برادر بھی

نہ کیوں ہوں اس میں زن و مرد جلوہ گر یکجا
کہ سرگذشت مؤنث بھی ہے مذکر بھی

ahmadimuslim.de

اہلحدیث

تحریک بہاء اللہ

اور

آیات کلام اللہ

یوں تو ہر ایک شخص کو اختیار ہے کہ جو عقیدہ چاہے رکھے اور جس قسم کی دلیل سے چاہے اس کا ثبوت دے۔ یہ کوئی برا ماننے کی بات نہیں۔ لیکن جب کوئی شخص اپنے غلط دعوے کو قرآن مجید سے ثابت کرنے کی کوشش کرے تو بے ساختہ منہ سے نکل جاتا ہے ؎

حافظا مے خورد رندی کن وخوش باش ولے
دام تزویر مکن چو دگراں قرآں را

ہمارے ہر دو معاصر بہائی اور قادیانی قرآن مجید کے ساتھ یہی برتاؤ کرتے ہیں۔ ایسے ایسے دعووں پر قرآن مجید سے استدلال کرتے ہیں جو منشائے خداوندی کے بالکل خلاف ہوتے ہیں۔

قادیانی استدلال کی مثالیں تو ہم اپنے رسالہ "نکات مرزا" میں دکھا چکے ہیں اور بہائی معاصر کے استدلال کا نمونہ بھی وقتاً فوقتاً دکھاتے رہتے ہیں آج بھی ایک مثال پیش کرتے ہیں۔

قرآن مجید کی آیت وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللَّهُ [illegible] کر کے استدلال کرتے ہیں کہ اس [illegible] جو اپنے وقت پر [illegible]

وہ یہ نتیجہ اخذ کرینگے کہ قرآن مجید پر اس کے منکرین کی طرف سے کس کس انداز میں حملے ہو رہے ہیں۔

ہم نے جب یہ مضمون پڑھا تو ہمیں مولانا حالی مرحوم کی یہ رباعی یاد آگئی ؎

حالی! راہ راست جو چلتے ہیں سدا
خطرہ انہیں گرگ کا نہ ڈر شیروں کا
لیکن ان بھیڑیوں سے واجب ہے حذر
بھیڑوں کے لباس میں جو ہیں جلوہ نما

ہم حیران ہیں کہ یہ لوگ کس خوبی سے قرآن مجید کو اپنا کر اپنا کام نکالتے ہیں۔ مضمون نگار کے اصل الفاظ دیکھنے سے جو درج ذیل ہیں ہمارے دعوے کی تصدیق ہو جائیگی۔

"اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے ھو الذی انزل علیک الکتاب منہ آیاتٌ محکمات ھنّ ام الکتاب واخر متشابھات فاما الذین فی قلوبھم زیغٌ فیتبعون ما تشابہ منہ ابتغاء الفتنۃ وابتغاء تاویلہ وما یعلم تاویلہ الا اللہ م ...... اِلّا اولوا الالباب۔

[illegible] کے اندر دو قسم کی آیات [illegible] ارشادات ہیں جو

کی تاویل و تفسیر کی ضرورت نہیں [illegible] متشابہات ہیں جو رمز و کنایہ میں بیان کئے گئے ہیں وہ جو ایک طرح کی پہیلی اور مستعار عبارتیں ہیں جو بحسب ظاہر اپنے اصلی مفہوم کو ظاہر نہیں کرتیں بلکہ تاویل و تفسیر طلب ہیں لیکن ان کی تاویل و تفسیر بھی سوائے خداوند کریم کے کوئی نہیں جانتا۔ ہاں عقل صحیح اور مضبوط علم رکھنے والے لوگ ہی نصیحت حاصل کرتے ہیں۔

اس فرمان کی روشنی میں دیکھتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ قرآن شریف کے اندر بعض احکامات امر و نواہی ہیں مثلاً نماز روزہ یا حرمت سود وغیرہ ان کے قبول و تسلیم میں کسی تاویل کی گنجائش مطلق نہیں × × پس صاف ثابت و مبرہن ہے کہ محکمات کو ماننا اور بغیر تاویل و تغیر کے ان پر چلنا ایسا ہی ضروری ہے جیسا کہ متشابہات کی تاویل و تفسیر کو تسلیم کرنا اور اس کے مطابق چلنا۔ یہ قاعدہ کلیہ ہے جس کو سب تسلیم کرتے ہیں۔

اب سوال یہ ہو سکتا ہے کہ تاویل کرنے کا حق کس کو حاصل ہے؟ اس کا جواب قرآن نے خود دیا ہے کہ کلام اللہ کی تفسیر سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی نہیں جانتا۔ خدا اپنے ظہورات کے ذریعہ تاویلات نازل کیا کرتا ہے۔ جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے هَلْ يَنظُرُونَ إِلَّا تَأْوِيلَهُ يَوْمَ يَأْتِي تَأْوِيلُهُ (الاعراف) کیا یہ اس کی تاویل کے منتظر نہیں۔ بے شک ایک روز ضرور اس کی تاویل آئے گی۔ چنانچہ اسی فرمان کے مطابق کتاب ایقان میں وہ تاویل نازل ہو چکی ہے وقولہ الحق۔ اس بات کی تصدیق جو صاحب کرنا چاہیں وہ کتاب مذکور کو خود دیکھ لیں، اور مطمئن ہو جائیں × × × مگر اب مسلمانوں کے ہاتھ میں اسلام بطور ایک رسم اور قرآن برائے نام رہ گیا ہے مگر بہائی جوش و خروش کا یہ عالم ہے کہ گویا واذا الوحوش حشرت والی [illegible] التکویر) اسی دن [illegible]

ahmadimuslim.de

پہلی آیت (مَا یَعْلَمُ تَاوِیْلَہٗ) میں تو یہ ہوشیاری یا چالاکی دکھائی ہے کہ معطوف (وَالرَّاسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ) کو نظر انداز کر دیا۔ اور دوسری آیت (یَوْمَ یَاْتِیْ تَاوِیْلُہٗ) میں یہ ہوشیاری یا چالاکی دکھائی ہے کہ تاویل سے مراد بانی تحریک بہائیہ کو لیا ہے۔ حالانکہ اس آیت کا اصل مطلب یہ ہے کہ

جس روز قرآن مجید کی تاویل یعنی خدا کی مراد ظاہر ہوگی اس روز کفار اعتراف کفر کرینگے۔ یہاں یوم تاویل سے مراد وہ زمانہ ہے جس کا نام یوم الفصل ہے۔ یہ نہیں کہ اس سے مراد "بہاء" یا "بہاء اللہ" ہے۔ یہ سب باتیں اپنی مطلب برآری کے لئے ہیں اہل بہاء کی خدمت میں ہم التماس کرتے ہیں کہ وہ اپنے اثبات دعویٰ میں جو بھی چاہیں پیش کریں۔ مگر قرآن شریف کو اس کے اصلی معانی سے نہ پھیرا کریں۔ ورنہ قرآن شریف بزبان حال اُن کو کہیگا۔ ع

ہوئے تم دوست جسکے دشمن اس کا آسماں کیوں ہو

قادیانی مشن

میرٹھ میں مباحثہ

نبوت مرزا پر

مدرسہ دار العلوم میرٹھ کے سالانہ جلسہ پر مجھے بھی دعوت آئی۔ چنانچہ ۲۸۔ جنوری کو میں بھی شریک ہوا۔ منتظمین جلسہ نے (رشاشہ) تفریح طبع کیلئے نبوت مرزا پر مباحثہ رکھ لیا۔ "قرعۂ فال بنام من دیوانہ زدند" کے ماتحت مباحثہ میرے سپرد ہوا۔ فریق مرزائیہ کی طرف سے لاہوری پارٹی کے ممبر بابو عمر الدین صاحب جالندھری دہلی سے آئے۔ مباحثہ کی کیفیت ناظرین نے دیکھی۔ مگر بابو صاحب موصوف کے الفاظ میں مباحثے کا نتیجہ یہ ہوا کہ

"مولوی ثناء اللہ صاحب اس مباحثے میں بُری طرح شکست کھا گئے"

(پیغام صلح مغربی ۹ فروری ۲۹ء صفحہ ۸ کالم اول)

ہمارے مخاطب [illegible] کے خلاف اگر ایسی فتح لکھنے سے خوش ہوتا ہیں تو ہمیں بھی کیا کہنا ہے۔ ع بات جو تیری بھی بگڑتا لکھا ہے

[illegible] کوئی نئی بات بھی نہیں۔ جب سے [illegible] [illegible] ثناء اللہ [illegible] شکست کا لکھنا [illegible]

شکست کی ایک مثال تاریخ ۱۰۔ جنوری ۱۹۰۳ء ہے جبکہ مرزا صاحب نے مجھے قادیان میں مباحثہ کے لئے بلایا اور میں وہاں پہنچا اور مرزا صاحب خدائی حکم کی پابندی میں باہر نہیں نکلے اور میں

سخت شکست کھا کر

یہ کہتا ہوا۔ ع

ہماں شوق آمدہ بودم ہماں حرماں رفتم

قادیان سے واپس آیا۔

دوسری شکست مجھے جون ۱۹۰۹ء میں بمقام ریاست رامپور ہوئی۔ اس شکست پر تو عالی جناب نواب حامد علی خان صاحب مرحوم کے دستخط بھی ہیں

تیسری شکست مجھے اپریل ۱۹۱۲ء میں بمقام لدھیانہ ہوئی جہاں مبلغ تین سو روپیہ مفتوح نے فاتح کو دیا

غرض ساری عمر مرزائیوں سے شکست کھاتے کھاتے گذر گئی۔ اس لئے یہ کہنا بالکل بجا ہے۔ ع

عمر گذری ہے اسی دشت کی سیاحی میں

ہم یقین کرتے ہیں کہ اس شکست پر قادیانی جماعت [illegible] شکست کرینگے کیونکہ وہ بھی بابو عمر الدین صاحب [illegible] مرزا صاحب سے سلسلہ نبوت کرنے میں ہوئے کامیاب ہوئے ہونگے۔

خیر اس شکست کا تو ہم بھی اعتراف کرتے ہیں۔ یہ تو کوئی بڑی بات نہیں۔ حاضرین جلسہ بھی تسلیم کر لیں گے یہ تو بعد مرہ کی بات ہے۔ البتہ قابل جواب ایک بات یہ ہے کہ بابو عمر الدین صاحب نے آخری فیصلے پر مباحثہ کرنے کا چیلنج دیا ہے۔ اس چیلنج کو دیکھ کر بے ساختہ منہ سے نکلا۔ ع

پھر دوبارہ عشق کا دل میں اثر پیدا ہوا

مباحثہ لدھیانہ میں جو انعام فاتح نے مفتوح سے لیا تھا اس میں پچاس روپیہ بطور چندہ رقم پوری کرنے کے لئے بابو صاحب موصوف نے بھی دئیے تھے۔ اس لئے اس مباحثے میں بابو عمر الدین صاحب موصوف فریق ثانی میں بطور رکن کے شریک تھے۔ لہذا بابو صاحب کو حق نہیں ہے کہ وہ دوبارہ مجھے اس مباحثہ کے لئے چیلنج دیں۔ کیونکہ ان کے ساتھ فیصلہ ہو چکا ہے۔ مگر چونکہ آپ کو واقفیت کلام مرزا کا بڑا دعویٰ ہے۔ اس لئے میں آپ کا چیلنج بشرط ذیل منظور کرتا ہوں۔ جس کی صورت یہ ہوگی کہ

آپ اپنے امیر مولوی محمد علی صاحب لاہوری کو پیش کریں یا ان کی نیابت میں خود پیش ہوں تاکہ فیصلے میں کسی قدر عزت اور وسعت پیدا ہو جائے۔

غالباً میری یہ شرط کسی اہل دانش کے نزدیک غیر مقبول نہ ہوگی۔ باقی مباحثات کا تصفیہ اس کے بعد ہو سکے گا۔ بنیادی پتھر یہی ہے۔

آئیے اور خوشی سے آئیے اور علمی اسلحہ سے مسلح ہو کر آئیے۔ اَجْمِعُوْا اَمْرَكُمْ ثُمَّ لَا یَكُنْ اَمْرُكُمْ عَلَیْكُمْ غُمَّةً ثُمَّ اقْضُوْا اِلَیَّ وَلَا تُنْظِرُوْنِ

ملن میں آپ کو ایک ایسے امر کی اطلاع بھی دیتا ہوں جس کا آپ کو علم ہوگا اور اس سے انکار نہ ہوگا کہ

سنبھل کے رکھیو قدم دشت خار میں مجنوں کہ اس نواح میں سودا برہنہ پا بھی ہے

ایک احسن تجویز

چونکہ یہ آخری فیصلے کا مباحثہ مرزا صاحب کے اتباع میں مباحثہ [illegible]

ahmadimuslim.de

[illegible] ہے۔

بصورت [illegible] جب ہم بھی ست قرآن کریم کے اعداد پر کریمہ اقتربت الساعة وانشق القمر (قیامت آپہنچی اور چاند پھٹ گیا) پر غور کریں۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ واقعہ عہد قیامت میں رونما ہوگا یا ہونے والا ہے اگر چاند کے پھٹ جانے کو حضرت محمد رسول کے وقت سے مختص کریں تو یہ ماننا پڑیگا کہ قیامت بھی برپا ہو چکی۔ × × × × × × × × اگر یہ بیان صحیح ہے اور کوئی وجہ نہیں کہ جھٹلایا جائے تب بھی یہ سچ ہے کہ اولوالعزم پیغمبروں کے ظہور کے ساتھ قیامت بھی برپا ہؤا کرتی ہے۔ چنانچہ حضرت عیسٰی ابن مریم نے جب صور اسرافیل پھونکا تب بھی یہی فرمایا کہ "میں قیامت ہوں"۔ "میں ہی آخری ہوں"۔ "میں الفا ہوں"۔ "میں اومیگا ہوں"۔ یعنی عالم دیانت کا حرف اول اور حرف آخر میں ہی ہوں۔ اور جب فجر ہدایت افق عرب سے طلوع ہوئی تب حضرت محمد صلعم نے بھی فرمایا انا النبیون فانا۔ یعنی اولنا محمدؐ و آخرنا محمدؐ و اوسطنا محمدؐ و کلنا محمدؐ۔ وجود محمدی میں سب انبیاء موجود ہیں۔

مطلب یہ کہ قیامت کے عہد میں پہلی زمین (شریعت) جس پر لوگ چلتے ہیں اور پہلا آسمان (امر) جس کے زیر سایہ لوگ مقیم ہوتے ہیں لپٹ کر دست قدرت خداوندی میں چلا جاتا ہے اور تبدل الارض غیر الارض کا حکم نافذ ہوتا ہے اور رسول وقت کے وجود میں سب رسولوں کی بعثت ہوتی ہے۔

اس تشریح کا منکر اگر اقتربت الساعة کو آئندہ ہونے والی قیامت قرار دیتا ہے تب بھی اس کو ماننا پڑیگا کہ اسلامی قومی قوت کلیتاً مضمحل و منتشر ہو چکی ہے۔ اس کے اتحاد و اتفاق کو مجتمع کرنے کی سب کوششیں بیکار ثابت ہوئی ہیں [illegible]

یہ مختلف نہریں جو دریائے اسلام میں سے نکالی گئی ہیں خود اس دریا کے لئے پیغام اجل بن گئی ہیں۔ قرآن کریم نے اس کی خبر پہلے ہی دیدی ہے۔ وترکنا بعضھم یومئذ یموج فی بعض ونفخ فی الصور (الکہف) ہم اس دن ان کو ایک دوسرے پر موجیں مارتا ہؤا چھوڑ دینگے۔ اب جس کو خدا ہی موجوں کے اندر چھوڑ دے اس کا ہاتھ کون پکڑے۔ ان کی حالت وہی ہے کہ چوری چوری آسمان امر الٰہی پر پرواز کرتے ہیں لیکن شہاب ثاقب جو ان کی تاک میں موجود ہوتا ہے ان کے پیچھے لگ جاتا ہے وہ بھاگتے ہیں ایک آدھ بات جو انہوں نے اس تگ و دو میں سن لی ہے اسکو منجانب اللہ کہہ کر پیش کرتے ہیں اور اپنا رنگ جماتے ہیں مگر وہ صبغۃ اللہ تو نہیں کہلا سکتا۔ تلبس الحق بالباطل کا نظارہ پیش ہو جاتا ہے۔ اور یہی اُن کے جھوٹے اور کھوٹے ہونے کی دلیل ہے۔

(خاکسار ایم۔ اے۔ لطیف از برما)

(بہائی میگزین بمبئی صفحہ ۱۷ تا ۱۹۔ بابت اکتوبر، نومبر ۱۹۳۵ء)

اہلحدیث راقم مضمون نے پہلی ہوشیاری یا چالاکی تو یہ دکھائی ہے کہ الا اللہ کے بعد معطوف کو حذف کر گئے اور ترجمہ میں بھی اس طرف اشارہ تک نہیں کیا۔ پورے الفاظ یوں ہیں:۔

وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللَّهُ وَالرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ يَقُولُونَ آمَنَّا بِهِ كُلٌّ مِنْ عِنْدِ رَبِّنَا وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّا أُولُو الْأَلْبَابِ ۔

اس آیت کے راجح معنی یہ ہیں کہ آیات متشابہات کی مراد اللہ تعالیٰ اور ماہرین علوم شرعیہ جانتے ہیں۔ یہی تفسیر حضرت ابن عباس سے مروی ہے۔

آیات متشابہات کی مثال علمائے بیان کی اصطلاح میں استعارہ مکنیہ ہے۔ جس کی مثال میں علمائے بیان جملہ زیدٌ کثیر الرماد بولا کرتے ہیں جس کا ترجمہ [illegible] ہے۔ استعارہ مکنیہ کے طریق سے ان الفاظ [illegible] زید کی سخاوت ہے [illegible] کے گھر میں [illegible] آئیں وہاں کھانا [illegible] زیادہ ہوتا ہے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ [illegible] زیادہ نکلتی ہے۔

قرآن مجید میں استعارہ مکنیہ کے طریق پر بہت جگہ کلام کیا گیا ہے جہاں لفظی ترجمہ مراد نہیں ہوتا بلکہ اس کو اصل مقصود کا ذریعہ بنایا جاتا ہے۔ اس علمی اصول کو حضرت شاہ ولی اللہ صاحب قدس اللہ سرہٗ نے حجۃ اللہ البالغہ میں جہاں مبادی اور مقاصد پر بحث کی ہے۔ مفصل لکھا ہے۔ اب قرآن مجید سے بھی ایک مثال سنئے! ارشاد خداوندی ہے :۔

أَقْرِضُوا اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا (پ ۲۹-ع ۱۴)

جس کا لفظی ترجمہ ہے اللہ کو قرض حسنہ دیا کرو۔ مگر اس سے مقصود یہ ہے کہ اللہ کی مخلوق کو ان کی ضروریات میں سود لئے بغیر قرض دیا کرو۔

اہل زیغ نے اس کے ظاہری ترجمہ کو مقصود ٹھیرا کر کھلے الفاظ میں کہہ دیا إِنَّ اللَّهَ فَقِيرٌ وَنَحْنُ أَغْنِيَاءُ یعنی اللہ فقیر ہے اور ہم غنی ہیں اسی لئے وہ ہم سے قرض مانگتا ہے۔ خدا نے اس کا جواب دیا سَنَكْتُبُ مَا قَالُوا (ہم لکھ لیں گے جو انہوں نے کہا ہے) اس جواب میں بھی استعارہ مکنیہ سے کام لیا گیا ہے یعنی کتابت بول کر جزا مراد لی ہے۔

پس اس قسم کے استعارات مکنیہ میں کلام کی اصلی مراد کو اللہ کے ساتھ ماہرین علوم شرعیہ بھی حسب حیثیت جانتے ہیں مگر اہل زیغ لفظی ترجمہ کو کلام کا اصل مقصود قرار دیکر لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں ان کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ [illegible] کا اصل مقصود اللہ تعالیٰ کے ساتھ ماہرین [illegible] جانتے ہیں۔ کسی حدیث یا تاریخی روایت [illegible] کہ اہل زیغ نے وہی بہاء کی طرح کسی [illegible] مانا ہو جس طرح [illegible] کہ انہوں نے لفظی [illegible]

بہائیت (مَا یَعْلَمُ تَاوِیْلَہٗ) میں تو یہ ہوشیاری یا چالاکی دکھائی ہے کہ سطوت (وَ الرّٰسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ) کو نظر انداز کر دیا۔ اور دوسری آیت (یَوْمَ یَاْتِیْ تَاْوِیْلُہٗ) میں یہ ہوشیاری یا چالاکی دکھائی ہے کہ تاویل سے مراد بانی تحریک بہائیہ کو لیا ہے۔ حالانکہ اس آیت کا اصل مطلب یہ ہے کہ

جس روز قرآن مجید کی تاویل یعنی خدا کی مراد ظاہر ہوگی اس روز کفار اعتراف کفر کریں گے۔ یہاں

یوم تاویل سے مراد وہ زمانہ ہے جس کا نام یوم الفصل ہے۔ یہ نہیں کہ اس سے مراد بہاب یا بہاء اللہ ہے۔ یہ سب باتیں اپنی مطلب برآری کے لئے ہیں اہل بہا کی خدمت میں ہم التماس کرتے ہیں کہ وہ اپنے اثبات دعویٰ میں جو بھی چاہیں پیش کریں۔ مگر قرآن شریف کو اس کے اصلی معانی سے نہ پھیرا کریں۔ ورنہ قرآن شریف بزبان حال اُن کو کہیگا۔ ع

بوئے تم دوست جسکے دشمن اس کا آسماں کیوں ہو

قادیانی مشن

میرٹھ میں مباحثہ

نبوت مرزا پر

مدرسہ دار العلوم میرٹھ کے سالانہ جلسہ پر مجھے بھی دعوت آئی۔ چنانچہ ۲۸۔ جنوری کو میں بھی شریک ہوا۔ منتظمین جلسہ نے (دشانند) تفریح طبع کیلئے نبوت ہوا پر مباحثہ رکھ لیا۔ "قرعۂ فال بنام من دیوانہ زدند" کے ماتحت مباحثہ میرے سپرد ہوا۔ فریق مرزائیہ کی طرف سے لاہوری پارٹی کے ممبر بابو عمر الدین صاحب بالقابہ دہلی سے آئے۔ مباحثہ کی کیفیت ناظرین نے دیکھی۔ مگر بابو صاحب موصوف کے الفاظ میں مباحثے کا نتیجہ یہ ہوا کہ

"مولوی ثناء اللہ صاحب اس مباحثے میں بُری طرح شکست کھا گئے"

(پیغام صلح مخرسی ۹ فروری ۱۹۳۶ء کالم اول)

[illegible] واقعہ کے خلاف اگر یہ فتح لکھنے سے [illegible] تو اس میں ہمارا کیا حرج ہے۔ ع

[illegible] بُرا کہا ہے

[illegible] کوئی نئی بات نہیں۔ جب سے یہ سلسلہ [illegible] ثناء اللہ [illegible] شکست کھائی ہے جس [illegible]

شکست کی ایک مثال تاریخ ۱۰۔ جنوری ۱۹۰۷ء ہے جبکہ مرزا صاحب نے مجھے قادیان میں مباحثہ کے لئے بلایا اور میں وہاں پہنچا اور مرزا صاحب خدائی حکم کی پابندی میں باہر نہیں نکلے اور میں

سخت شکست کھا کر

یہ کہتا ہوا۔ ع

ہماں شوق آمدہ بودم ہماں حرماں رفتم

قادیان سے واپس آیا۔

دوسری شکست مجھے جون ۱۹۰۹ء میں بمقام ریاست رامپور ہوئی۔ اس شکست پر نواب حامد علی خان صاحب مرحوم کے دستخط بھی ہیں

تیسری شکست مجھے اپریل ۱۹۱۲ء میں بمقام لدھیانہ ہوئی جہاں مبلغ تین سو روپیہ مفتوح نے فاتح کو دیا

غرض ساری عمر مرزائیوں سے شکست کھاتے کھاتے گذر گئی۔ اس لئے یہ کہنا بالکل بجا ہے۔ ع

عمر گذری ہے اسی دشت کی سیاحی میں

ہم یقین کرتے ہیں کہ اس شکست پر قادیانی جماعت [illegible] تہنیت کریگی کیونکہ ابھی بابو عمر الدین صاحب

مرزا صاحب سے سلب نبوت کر لئے ہیں بدستیاب ہو گئے ہوئے

پھر اس شکست کا تو ہم بھی اعتراف کرتے ہیں۔ یہ تو کوئی بڑی بات نہیں۔ حاضرین جلسہ بھی تسلیم کر لیں گے یہ تو روزمرہ کی بات ہے۔ البتہ قابل جواب ایک بات یہ ہے کہ بابو عمر الدین صاحب نے آخری فیصلے پر مباحثہ کرنے کا چیلنج دیا ہے۔ اس چیلنج کو دیکھ کر بے ساختہ منہ سے نکلا۔ ع

پھر دوبارہ عشق کا دل میں اثر پیدا ہوا

مباحثہ لدھیانہ میں جو انعام فاتح نے مفتوح سے لیا تھا اس میں پچاس روپیہ بطور چندہ رقم پوری کرنے کے لئے بابو صاحب موصوف نے بھی دیئے تھے۔ اس لئے اس مباحثے میں بابو عمر الدین صاحب موصوف فریق ثانی میں بطور رکن کے شریک تھے۔ لہٰذا بابو صاحب کو حق نہیں ہے کہ وہ دوبارہ مجھے اس مباحثہ کے لئے چیلنج دیں۔ کیونکہ ان کے ساتھ فیصلہ ہو چکا ہے۔ مگر چونکہ آپ کو واقفیت کلام مرزا کا بڑا دعویٰ ہے۔ اس لئے میں آپ کا چیلنج بشرط ذیل منظور کرتا ہوں۔ جس کی صورت یہ ہوگی کہ

آپ اپنے امیر مولوی محمد علی صاحب لاہوری کو پیش کریں یا ان کی نیابت میں خود پیش ہوں تاکہ فیصلے میں کسی قدر عزت اور وسعت پیدا ہو جائے۔ غالباً میری یہ شرط کسی اہل دانش کے نزدیک غیر مقبول نہ ہوگی۔ باقی مباحثات کا تصفیہ اس کے بعد ہو سکے گا۔ بنیادی تحریر یہی ہے۔

آئیے اور خوشی سے آئیے اور علمی اسلحہ سے مسلح ہو کر آئیے۔ اَجْمِعُوْا اَمْرَکُمْ ثُمَّ لَا یَکُنْ اَمْرُکُمْ عَلَیْکُمْ غُمَّۃً ثُمَّ اقْضُوْا اِلَیَّ وَ لَا تُنْظِرُوْنِ

ہاں میں آپ کو ایک ایسے امر کی اطلاع بھی دیتا ہوں جس کا آپ کو علم ہوگا اور اس سے انکار نہ ہوگا کہ

سنبھل کے رکھیو قدم دشت خار میں مجنوں
کہ اس نواح میں سودا برہنہ پا بھی ہے

ایک احسن تجویز چونکہ یہ آخری فیصلے کا مباحثہ مرزا صاحب کے اتباع میں [illegible]

ahmadimuslim.de

اے سبک ہے آپ کا پتا بھی لکھ کر ساتھ ذکر بھیجیں تو انشاء
اللہ شائع ہو سکے لیں تو کوئی حرج نہیں۔ اب اگر آپ کسی
... ہے اور کہ شریک نہ کریں تو ان کا فرض ہے
کہ ... شریک ہو جائیں۔

بھوپال ہمارا دوستانہ مشورہ ہے اور ہم اس بزرگ کو

روز عید کی طرح ... نہیں سکے جس روز (؟)
مضمون بہا جائے ... عام کی صحت نکل آئیگی۔
محسن رکھئے! ا۔م

نہیں معلوم تم کو ماجرائے دل کی کیفیت
سنا دیتے تمہیں ہم ایک دن یہ داستاں پھر بھی

بریلوی مشن
نمائشی گنبد

(از مولوی عبدالرحمن صاحب خلیل قریشی نظام آبادی)

"نذیر کی صدا" بجواب "فقیر کی صدا"۔ سابقہ پرچہ میں اور اس دفعہ بھی بہ سبب عدم گنجائش شائع نہیں ہو سکا۔ آئندہ ہوگا۔ انشاء اللہ!
ناظرین مطلع رہیں۔ (مدیر)

أَتَبْنُونَ بِكُلِّ رِيعٍ آيَةً تَعْبَثُونَ وَتَتَّخِذُونَ مَصَانِعَ لَعَلَّكُمْ تَخْلُدُونَ الخ

چند دن ہوئے مجھے کسی تقریب پر لاہور جانے کا اتفاق ہوا۔ گجرانوالہ سے ٹرین پر بیٹھے جس ڈبے میں بیٹھے اسی میں ایک صاحب بڑی عمر کے بیٹھے ہوئے تھے اور ساتھ ہی مولوی عطاء اللہ شاہ بخاری مشہور واعظ سے ادھر ادھر کی باتیں ہوتی رہیں۔ اسی اثناء میں میں نے اس بڑے میاں سے پوچھا۔ جی آپ کہاں سے آرہے ہیں اور کہاں جانے کا خیال ہے۔ انہوں نے کہا میں اجمیر کا سنگ مرمر کا ٹھیکہ دار ہوں ہر ایک جگہ جہاں عمارت وغیرہ کے لئے اس سفید پتھر کی ضرورت ہوتی ہے میں سپلائی کرتا ہوں۔ چنانچہ اس وقت گولڑہ سے آرہا ہوں، پیر مہر علی شاہ مرحوم کا عظیم الشان مقبرہ بننے والا ہے جو تمام کا تمام سنگ مرمر کا تیار ہوگا اسی سلسلہ میں مجھے وہاں بلایا گیا تھا۔ چنانچہ مجھے انہوں نے اسی ہزار (۸۰۰۰۰) روپے کا ٹھیکہ دیا ہے، میں نے صرف اسی ہزار روپیہ کا پتھر مہیا کرنا ہے باقی خرچ تعمیر وغیرہ اسکے علاوہ ہوگا۔

ٹھیکہ دار موصوف کی زبانی یہ حیرت ناک واقعہ سن کر میں تو محو حیرت ہو گیا۔ شاہ صاحب موصوف نے بھی عالم مایوسی میں ایک ٹھنڈی سانس لی اور کہا کہ ہم تو منع کرتے کرتے تھک گئے ہیں، ایسے حالات میں ہماری تمام کوششیں بے سود ہوتی ہیں، مریدوں نے جو کچھ کرنا ہوتا ہے کر گزرتے ہیں۔

میں بہت دیر تک حیرانی میں پڑا سوچتا رہا کہ الٰہی یہ کیا معاملہ ہے۔ پیر صاحب مرحوم تو بڑے فاضل اور علوم دینیات کے ماہر تھے اور سنا گیا تھا کہ تعمیر مقبرہ سے منع کر گئے تھے۔ لیکن حیرت ہے کہ اُن کے لواحقین نے محض دنیاوی نمائش کی خاطر پیر صاحب کی وصیت کو پس پشت ڈالا اور ہزاروں روپے اینٹ اور مٹی میں برباد کرنے کی ٹھانی۔ گولڑہ کے نواحی علاقہ میں ہزاروں مسلمان مرد عورت اور بچے ایسے ہیں جن کے پاس اگر دن کا کھانا ہے تو رات کا نہیں۔ اگر ایک کے پاس جسم کو ڈھانپنے کے لئے کوئی کپڑا موجود ہے تو دوسرا صرف پھٹے پرانے چیتھڑوں سے ستر عورت کر رہا ہے۔ یتیم بچے ہیں کہ در بدر پھر رہے ہیں۔ بیوائیں ہیں کہ مفلسی اور مسکنت کی حالت میں ان بے انصاف جاہ و نمائش پسند رئیسوں کی جان کو رو رہی ہیں، اسی گولڑہ کے گرد و نواح میں پھر ہزاروں علم دین سے اسلام و مذہب سے بہت کم آشنا علم دینیات کا ...

... ایک طرف ... کے ... کہ ... جن کا علم ... نہیں پڑھ سکتے۔

جو علاقہ اس ضرورت و احتیاج کا علاقہ ہو جہاں عام مسلمانوں کی مذہبی اور اقتصادی حالت ایسی ناگفتہ بہ ہو جہاں جہالت و غربت کا دور دورہ ہو ایسے علاقہ میں سخت ضرورت ہے کہ عامۃ المسلمین کی دینی واقفیت کے لئے اسلامی مدارس و مکاتیب ہوں، بے کس یتیموں کی تربیت کے لئے دار الیتامیٰ ہوں، جہاں اُن مفلس و نادار یتیموں کی مذہبی اور اخلاقی تربیت ہو، اُن کی کسی ہنر یا پیشہ کی طرف رہنمائی کی جائے تا کہ وہ مسلم بچے عام آوارگی میں غیر مسلموں کے پنجہ میں آ جائیں جو بڑی ہوشیاری سے ایسے شکار کے ہر وقت مترقب منتظر رہتے ہیں۔

مسلمانوں کی ایسی اہم ضرورتوں کو اس انداز سے نظر انداز کرتے ہوئے ایک پیر صاحب کی قبر کی شان بنانے کے لئے (اُن کی وصیت کے خلاف) اینٹوں اور مٹی پتھر کا ایک شاندار نمائشی گنبد بنانے کے واسطے اس قدر کثیر رقم اینٹ اور پتھر مٹی پر خرچ کر دینا کہاں تک قرین مصلحت ہے۔ کاش یہ درد بھری خلصانہ آواز ان اصحاب قبور (کارکنان مقبرہ) کے کانوں تک پہنچے اور وہ اس پر ٹھنڈے دل سے غور فرمانے کی زحمت گوارا فرمائیں۔ (ریاست قومی مسلمون)

زمانہ بڑا خطرناک جا رہا ہے۔ جہالت اور تنگدستی نے علاقہ کے بھولے بھالے مسلمانوں پر عرصہ عالم تنگ کر دیا ہے۔ دوسری قومیں ہوشیار ہو رہی ہیں اور ہمارا اغیار اپنے روپے کی حفاظت کرتے ہوئے اسے مفید اور مناسب مصارف پر لگا رہے ہیں جس سے ان کی قوم کا فائدہ ہو۔ لیکن ہم ہیں کہ غریب قوم کے گاڑھے پسینے کی کمائی جو وہ غریب بال بچوں کے پیٹ کاٹ کاٹ کر نذرانے پیش کرتے ہیں شاندار گنبدوں اور مقبروں کی تعمیر پر لگا کر قوم کی عزت و شہرت کو پیر حاصل کر رہے ہیں۔ فاعتبروا ...

قوم کی ... سے ... تک پہنچ سکے ...
لیکن غریب ... ...

ابھی بہت سا [illegible] نظام [illegible] جماعت
ضروری ہے [illegible] کی ضرورت ہے کہ
کوئی اللہ کا بندہ [illegible] سے مضبوطی کرے اور
اللہ و رسول کی رضامندی حاصل کرے۔
یا قوم الیس منکم رجل رشید
بھلا جس جماعت کے [illegible] بڑا سبب کا صوت بھی

نوجوان [illegible] جماعت [illegible] کی نظر
کا [illegible] ہم کے
مردِ اپنے ہی جماعت کی مدد کو خوشی سے کریں اللہ اور
اسکے رسول کی حقیقی رضامندی حاصل کریں۔ والسلام!
اڈیٹر مضمون کی رسم کسی مذہبی غرض سے نہیں ہے بلکہ
کا رو باری سلسلہ ہے۔ اس کا کیا جواب ہے؟

اہل حدیث [illegible] کے جلسے پر [illegible]
[illegible] اعظم کرم [illegible] کے حضرات کرام
گوجرانوالہ کے جلسوں میں زحمت شرکت فرماتے ہیں
حتیٰ کہ علمائے کرام کے [illegible] شیخوپورہ ضلع
اعظم گڑھ سے امرتسر اور سیالکوٹ تک حاضر ہوتے
ہیں۔ اگر سیاسی انہماک کانفرنس یا جمعیت قومی میں
حائل ہوتا تو پھر ان جلسوں پر اتنا صرف اور زحمت
کیوں کی جاسکتی۔

اسی طرح ملک کی دوسری اسلامی اور معاشرتی جماعتوں
میں اہل حدیث افراد کی شمولیت بھی ربط جماعت کی
مانع بتائی جاتی ہے۔ مگر قابل غور یہ امر بھی ہے کہ جب
علمائے کرام ہی افراد کو یترک سدًی یعنی لاوارثوں کی طرح
مہمل چھوڑ دیں جس سے وہ دوسروں کے ریوڑ میں جا ملیں
تو یہ گلہ بان کی بے پرواہی ہے یا کہ ریوڑ کے افراد کی۔
ابھی اس قسم کی بیان کردہ رکاوٹوں میں سے کئی ایک
باقی ہیں جن پر گفتگو کرنے کو جی نہیں چاہتا۔
برمار تواں گفت

ولیکن اگر جماعت کا شیرازہ اس طرح منتشر کرکے
جماعت کو ملزم گرداننے کا سلسلہ جاری رہا تو بقیہ
دفعات پر بھی لب کشائی کرنی ہی پڑیگی۔ اس قسم کے
حضرات کو خیال رکھنا چاہئے کہ عصمت کا سلسلہ نبوت
تک ختم ہو جاتا ہے اور فاروق اعظم جیسے بشر بالجنۃ
سے بھی ایک بڑھیا مواخذہ کرسکتی ہے چہ جائیکہ چودھویں
صدی کے علماء سے

کانفرنس کے جلسے

اہل حدیث کانفرنس کے سالانہ جلسے جن کو اب سالانہ جلسہ کہنا گناہ کبیرہ سے
کم نہیں۔ کیونکہ دو دو تین تین سال کے بعد آنے
والے جلسوں کو سالانہ جلسہ کہا ہی نہیں جاسکتا
دیگر خیر [illegible] جلسوں کے طرز کا جہاں تک تعلق ہے
وہ صرف یہ ہے کہ وعظ و ارشاد بے مثل ہر ایک عالم
رنگ تقریر [illegible] کثرت قابل رشک۔ بہر حال
جلسہ [illegible] کے نعرے بلند ہو رہے ہیں [illegible]
جمع [illegible] کی ترتیب و زینت پر [illegible]
[illegible] آخر ان جلسوں کی شرکت سے [illegible]

آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کا اکیسواں جلسہ

(از قلم ملک امام خان صاحب سوھدروی)

—— گزشتہ سے پیوستہ ——

سابقہ پرچہ میں جلسہ اہل حدیث کانفرنس جو ۸-۹ اپریل (تعطیلات ایسٹر میں) نبی گڑھ چوڑیل ضلع گوجرانوالہ میں ہو رہا ہے۔ کے موقعہ پر گول میز کانفرنس منعقد کرنے کے متعلق ناظرین سے دریافت کیا گیا ہے۔ احباب کرام اپنی آراء سے جلد اطلاع دیں۔

—— مضمون مندرجہ ذیل کا کچھ حصہ سابقہ پرچہ میں درج ہو چکا ہے۔ اس حصہ میں فاضل مضمون نگار نے چند تجاویز پیش کی ہیں جو قابل غور ہیں۔ نیز جلسہ کانفرنس میں علمائے مدعوین کی فہرست جو صدر دفتر دہلی سے موصول ہوئی ہے اس مضمون کے اخیر میں شائع کی جاتی ہے۔

آخر کہنا ہی پڑا کہ جماعت اہل حدیث اپنے نظام قومی سے بے پرواہ ہے۔ اور یہ جماعت کئے بغیر ہی نہیں رہا جاسکتا کہ جماعت کی اس بے پرواہی کی ذمہ داری ان علمائے کرام پر ہے جن کے ہاتھ میں جماعت کے تخیلات کی باگ ہے۔

حضرات علمائے کرام کی خدمات [illegible] ہر ایک کے اثر میں [illegible] جماعت ضرور رہتے ہیں۔ اصحاب تدریس و تحدیث کے [illegible] طلبہ اور [illegible] کے زیر اثر ہیں۔ اصحاب [illegible] کا ذکر کیا ہی کہنا۔ جماعت میں اگر [illegible] ہر ایک [illegible] [illegible]

گو کانفرنس کا ذکر فرماتے ہی دیکھانہ جلسوں اور وعظوں کی مجالس میں اس کا نام آیا۔ اور اخباروں کے فائل ہمارے سامنے ہیں۔ عیاں راچہ بیاں۔ اس پر شاکی بھی ہیں بے پرواہ بھی۔

علمائے کرام کی عدم توجہ کے بارے میں یہ حوالہ شائد نامناسب نہ ہوگا کہ کچھ عرصہ ہوا کانفرنس کیلئے فنڈ جمع کرنے کے لئے علماء کرام کے ایسے وفد کی تجویز مجلس شوریٰ میں پاس ہوئی جو ملک میں دورہ کرے۔ تجویز کے یہ اوراق دیمک کی نذر ہو چکے ہیں مگر ابھی تک اس پر عمل کا وقت نہیں آیا۔ ؎

دل کے پھپھولے جل اٹھے سینے کے داغ سے
اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

یہی کیا مجلس شوریٰ (کانفرنس) میں اس قسم کی اور تجویزیں بھی عمل کرنے والوں کی منتظر ہیں۔ جن پر عدم توجہ کی وجہ سے کانفرنس دم توڑ رہی ہے۔ جائے غور ہے کہ ان تجویزوں پر عمل کرنا اور کرانا علمائے کرام پر منحصر ہے یا حافظ عبداللہ صاحب اور ڈاکٹر سید محمد فرید صاحب پر (یا یہ ایسے ذوگر فتار ہیں)۔ کانفرنس کے زوال کا سبب موجودہ سیاسی سیلاب بھی بتایا جاتا ہے مگر جیری [illegible] ہیں یہ سلسلہ ابھی تک مزید [illegible] کہ ملک کے تمام [illegible] [illegible]

ahmadimuslim.de

ہیں جہاں سے خلف تین آجاتے ہیں۔ کچھ خوش عقیدہ اپنے گھروں کی طرف لوٹتے ہیں سبحان اللہ اٹھو کہتی۔

مگر کانفرنس کے سعود بقا کے لئے شروع سے لے کر آج تک نہ تو کبھی کوئی اجلاس خاص منعقد ہوا نہ کانفرنس کی ضرورت و اہمیت پر آج تک پروگرام جلسہ میں کوئی موضوع مقرر ہوا۔ بلکہ کسی وعظ میں کانفرنس کا ذکر تک سننے میں نہ آیا۔ اس کے لئے کانفرنس کی رپورٹیں اور ان کے وعظوں کی نقلیں بھی گواہ ہیں۔ کانفرنس کی اہمیت بیان کرنے کانفرنس کو جمعیت بنانے اور کانفرنس کی ضرورت ثابت کرنے کے لئے اگر خود کانفرنس کا پلیٹ فارم بھی نہیں تو پھر اور کونسا موقع ہے۔

حلقہ ہائے تدریس و تحدیث اور تذکیر و ارشاد کے موقعوں پر کانفرنس کے حذف رکھنے کا تذکرہ تو محتاج بیان ہی نہیں۔ کانفرنس کے پلیٹ فارم پر وعظ و ارشاد سے متفیض فرمانے والے حضرات اس سکوت کی حکمت بتا سکیں تو بڑا کرم ہوگا۔

کانفرنس کے ان جلسوں کا کمزور پہلو یہ بھی ہے کہ ان کے جلسے مقامی حضرات تک محدود رہ جاتے ہیں اور دور دراز کی اہل حدیث جماعت کے افراد اس میں شمولیت کی زحمت نہیں فرماتے۔ اس کی ایک وجہ کانفرنس سے عدم انسلاک بھی ہے۔ (یوں انسلاک ایسی کمزور مرکزیت سے کرنا معنی بھی کیا رکھتا ہے) دوسرے کانفرنس کے جلسے چونکہ صرف وعظ و تذکیر کے مشغلے تک محدود ہوتے ہیں۔ اور یہ پند و نصائح ہر مقامی جماعت خود اپنے ہاں کے علمائے کرام سے ہمیشہ اور سال دو سال بعد جماعت کے مشہور علماء کو زحمت سفر دیکر سن لیتی ہے۔ اس لئے کوئی شخص یہ شد رحال کیوں اختیار کرے۔ ورنہ اگر یہ جلسے تجاویز و پروگرام اور مصالح جماعتی کے بھی موجب ہوتے تو یقیناً دور دراز کے لوگ ان میں شرکت کو اہمیت دیتے۔ (میں یہاں پنجاب کی ایک نمائندہ جماعت کے سالانہ جلسوں کی کامیابی کا تذکرہ عمداً قلم انداز کر رہا ہوں) پس اگر قابل قبول ہو تو میں یہ عرض کرتا ہوں کہ اس جلسہ میں خود یک و دور کے تمام نمائندگان جماعت شرکت کا ارادہ فرمائیں اور کم از کم اس قسم کی تجاویز پر غور و خوض فرمائیں کہ

(۱) ہماری جماعتی حالت کیوں روبہ تنزل ہے۔

(۲) اہل حدیث کانفرنس بھی اس جانکنی کا مداوا ممکن ہے یا نہیں؟ (۳) جماعت کی تنظیم و اتفاق باہمی کے لئے کیا چارہ ہے۔ (۴) علمائے کرام کا منصب صرف وعظ و ارشاد یا تدریس و تحدیث اور تالیف و تصنیف تک کافی ہے یا جماعت کی ترویج و مرکزیت پر توجہ فرمانا بھی ضروری ہے۔ (۵) حاضرین جلسہ کو صرف چند مسائل یا علمائے اخیار کے حسن مقال سے حلاوت اندوز ہونا۔ (۶) ہر شریک کو عام اس سے کہ علماء واعظین ہوں یا سامعین۔ کانفرنس کے خزانہ کو پر کرنے کے لئے چندہ ضرور دینا ہوگا۔ "دلو بجبر دل" اگرچہ ایک راس یعنی ایک روپیہ۔ کیوں نہ ہو۔

بلکہ جلسہ کی کامیابی کا اندازہ اس کے جمع شدہ چندہ سے ہونا چاہئے۔ نہ کہ پنڈال کی خوبصورتی، یا علماء کے حسن مقال یا حاضرین کی کثرت تعداد سے۔

دفتر اہل حدیث کانفرنس کے فرائض

جس طرح داعین جلسہ (فتح گڈھ) جلسہ کی دعوت کے اشتہار شائع کر رہے ہیں۔ چنانچہ (۱) اشتہار "پیغام عمل"۔ (۲) "برادران اسلام اور متلاشیان حق کو خوشخبری" دو اشتہار دیکھنے میں آچکے ہیں تو اسی طرح دفتر اہل حدیث کانفرنس کو بھی کانفرنس کی بقا و استحکام کے لئے جماعت میں پروپیگنڈا کرنا چاہئے۔ اور ہر خاص و عام کو متوجہ کرنا چاہئے کہ وہ اس جلسہ میں شرکت فرمائیں اور کانفرنس کے مفاد کی تدابیر پر غور کیا جائے۔

علمائے کرام مدعوین جلسہ (فتحگڈھ) کے اسمائے گرامی

یہ فرض بھی شائد میرے ہی ذمہ عائد ہو سکتا ہے کہ میں جماعت کو اُن حضرات علمائے کرام کے اسمائے گرامی کی خوشخبری عرض کروں جو اس جلسہ میں تشریف فرما ہونگے۔ آہ! ع

تو نے کیسی سونپی ہے اپنے گھر کی جان مجھے

از پنجاب :- (۱) مولانا عبد القادر صاحب قصوری (صدر جلسہ فتح گڈھ)۔ (۲) مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب۔ (۳) مولانا محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی (۴) مولانا محمد داؤد صاحب غزنوی۔ (۵) مولانا محمد اسماعیل صاحب گوجرانوالہ۔ (۶) سید محمد شریف صاحب گھڑیالوی۔ (۷) مولوی عبد اللہ صاحب ثانی امرتسری۔ (۸) مولوی نور حسین صاحب گھرجاکھی (۹) مولوی احمد الدین صاحب از گکھڑ۔ (۱۰) مولوی محمد حنیف صاحب لاہوری۔ (۱۱) مولوی عبد الرحمن صاحب چنیوٹی۔ (۱۲) مولوی عبد الحق صاحب ملتانی (۱۳) مولوی عبد المجید صاحب سوہدروی۔ (۱۴) مولوی حافظ محمد صاحب گوجرانوالوی۔ (۱۵) منشی محمد عبد اللہ صاحب امرتسری۔

از دہلی :- (۱۶) مولانا محمد صاحب مدیر محمدی۔ (۱۷) مولانا عبید الرحمن صاحب عمرپوری۔ (۱۸) مولانا عبد الحنان صاحب (مدیر مسلم اہلحدیث گزٹ)

از بنارس :- (۱۹) مولانا ابو القاسم صاحب (۲۰) مولانا ابو مسعود خاں صاحب قمر۔

از علی گڈھ :- مولانا عبد التواب صاحب غزنوی۔

از بہار :- (۲۲) مولانا عبد الخبیر صاحب صادقپوری امیر جماعت صوبہ بہار۔

میں اس مضمون کو جلسہ کی کامیابی اور داعیان جلسہ کے لئے اس دعا پر ختم کرتا ہوں کہ ع

ترا دولت ہمیشہ یاد بادا

حیات طیبہ

(مصنفہ مرزا حیرت صاحب دہلوی مرحوم)

مبلغ توحید و سنت، مجاہد ملت، قائد جیوش اسلامیہ مولانا اسماعیل شہید دہلوی کی مفصل سوانح عمری مع مختصر سوانح حضرت سید احمد صاحب بریلوی شہید (مرشد مولانا شہید) ... قیمت ...

ملنے کا پتہ :- منیجر ...

خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

(از قلم منشی محمد عبد اللہ صاحب معمار امرتسری)

قسط نمبر ۲

گذشتہ پرچہ میں حدیث ان النبوۃ والرسالۃ قد انقطعت الخ پر بحث ہوئی ہے۔ آج بھی اسی کا بقیہ درج ذیل ہے :-

اس مسئلہ (یعنی ہر بشیر و نذیر انسان نبی نہیں ہوتا) کی واضح تشریح خود اسی حدیث کے آخری حصہ میں موجود ہے۔ صحابہ نے پوچھا۔ مبشرات کیا ہیں۔ فرمایا رؤیا الرجل المسلم (مسلمانوں کے خواب)

اب کیا خلیفہ صاحب جملہ خواب بین مسلمانوں کو نبی قرار دینے پر آمادہ ہیں ؟ اگر نہیں تو کیوں ؟ فما جوابکم فھو جوابنا۔

خلیفہ صاحب اور ان کے دیگر ہم مشرب محرفین پر واضح رہے کہ یہ حدیث دراصل آیت لھم البشریٰ فی الحیاۃ الدنیا کی تفسیر ہے۔ عن عبادہ بن صامت قال قلت یا نبی اللہ قول اللہ لھم البشریٰ فی الحیاۃ الدنیا و فی الاخرۃ فقال .... ھی الرؤیا الصالحۃ یراھا المسلم او یرا لہ۔ (مسند دارمی۔ ابن ماجہ باب رویا الصالحہ ترمذی باب ذھبت النبوت و بقیت المبشرات

یعنی عبادہ بن صامت رضؓ نے آیت لھم البشریٰ سے متعلق سوال کیا۔ فرمایا۔ مراد اس سے مسلمان کا خواب ہے جسے وہ خود دیکھے یا اس کے حق میں دیکھا جائے۔

مرزا صاحب قادیانی راقم ہیں :-

مسلمانوں کو سچی خوابیں کثرت سے آتی ہیں جیسا ان کی نسبت خدا تعالیٰ نے وعدہ دے رکھا ہے لھم البشریٰ فی الحیاۃ الدنیا۔

(براہین احمدیہ صفحہ ۲۵۰)

مختصر یہ کہ قرآن و حدیث و اقوال مرزا سے واضح ہے کہ مبشرات سے مراد صرف سچے خواب ہیں جو اکثر مسلمانوں کے دیکھنے میں آتے رہتے ہیں۔ پس اس حدیث سے اجراء نبوت پر دلیل پکڑنا کمال حماقت ہے

آگے چلئے۔ خلیفہ صاحب راقم ہیں کہ

جس طرح آیت لھا سبعۃ ابواب لکل باب منھم جزء مقسوم سے انسانوں کا ایک ایک گروہ مراد ہے۔ اسی طرح جزءٌ من اجزاء النبوۃ سے مراد (نبوت کی) ایک قسم ہے۔ چونکہ نبوت کے کئی اقسام ہیں۔ یعنی تشریعی۔ غیر تشریعی امتی اور بلا واسطہ وغیرہ۔ اسی لئے فرمایا کہ جزءٌ من اجزاء النبوۃ ای قسم من من اقسام النبوۃ یعنی مبشرات جاری ہیں اور یہ اقسام نبوت میں سے ایک قسم ہے "

(ریویو۔ بابت اگست ۲۸ء)

معمار ہم اوپر بدلائل ثابت کر آئے ہیں کہ مبشرات سے مراد صرف خواب ہیں۔ لہذا خلیفہ صاحب کی یہ کھینچ تان یکسر بے سود و بے بہبود ہے۔

نبوت کو کئی قسم ٹھیرانا بھی محمودی ایجاد ہے۔ تشریعی، غیر تشریعی صرف ایک اصطلاح ہے۔ ورنہ قرآن و حدیث میں اس کا کوئی ذکر نہیں۔

نبوت ایک ہی قسم ہے۔ جس کے حصول کے ذرائع مختلف ہیں۔ بقول مرزا صاحب بعض انبیاء براہ راست نبی بنائے گئے اور بعض کسی کی اتباع سے نبی بنے۔

آیت لھا سبعۃ ابواب میں جیسا کہ خود آپ کو بھی مسلم ہے انسانی گروہ مذکور ہیں جو افراد سے مرکب ہوتے ہیں۔ جس طرح ایک انسان کو جو جماعت کا جزو ہے گروہ قرار دینا غلط ہے۔ اسی طرح نبوت کے ایک جزو مبشرات کو نبوت بتانا جہالت۔

قانون قدرت اور میاں محمود احمد صاحب

"قانون قدرت صاف گواہی دیتا ہے کہ خدا کا یہ فعل بھی ہے کہ وہ بعض اوقات بعض ظالموں [illegible] حکمت عملی مجرموں کی سزا ہی کے لئے سے [illegible] وارد کرتا ہے۔ تب وہ لوگ اپنی ذلت اور تباہی کے سامان اپنے ہاتھ سے جمع کر لیتے ہیں "

(استفتاء مصنفہ مرزا صاحب)

مرزا صاحب نے سطور بالا میں جس کا ذکر بہ تپاش قانون قدرت کا ذکر فرمایا ہے۔ اس کی بنا پر ہم مسئلہ زیر بحث میں میاں محمود احمد صاحب کو جانچتے ہیں تو آپ اس میں سراسر مجرم ثابت ہوتے ہیں۔ وہ اس طرح کہ میاں صاحب نے اس جگہ جزو نبوت کو نبوت قرار دیا ہے۔ حالانکہ اس سے پہلے آپ خود لکھ چکے ہیں کہ :-

"جزوی نبوت درحقیقت کوئی نبوت نہیں۔ جو شخص رویاء صالحہ دیکھ لے اس کی نسبت کہا جا سکتا ہے کہ نبوت کا ایک جزو اس میں بھی پایا جاتا ہے۔ مگر وہ نبی نہیں ہو سکتا "

(رسالہ چند غلط فہمیوں کا ازالہ صفحہ ۱۳)

اسی کے قریب قریب میاں صاحب کی دیگر تصنیفات مثلاً القول الفصل صفحہ ۳ و حقیقۃ النبوت صفحہ ۱۵ وغیرہ پر یہ مضمون مذکور موجود ہے۔ پس زیر بحث مضمون میں خلیفہ صاحب کا مبشرات کو نبوت قرار دینا سوائے اسکے اور کوئی معنے نہیں رکھتا کہ حق تعالیٰ بماتحت "قانون قدرت" میاں صاحب کی حقیقت کو بے نقاب کرنا چاہتا ہے۔ فللہ الحمد!

ایک اور طرح سے

چونکہ خلیفہ صاحب نے لکھا ہوا ہے کہ میں بزمانہ تعلیم ہر جماعت میں فیل ہوا کرتا تھا۔ جس کا مطلب ظاہر ہے کہ آپ ذہین طالب علم نہیں ہیں۔ اندریں صورت مسئلہ زیر بحث میں اگرچہ ہم اپنے مدعا کو متعدد طریقوں سے مدلل کر چکے ہیں۔ تاہم خطرہ ہے کہ ہمارے مخاطب صاحب ابھی پوری طرح نہ سمجھے ہوں۔ اس لئے ہم ایک اور طرز سے سمجھانے کی کوشش کرتے ہیں۔

خلیفہ صاحب! آپ نے اخبار الفضل ۱۹ جولائی

ahmadimuslim.de

...کتاب پر لکھا ہے

"حضرت مسیح موعود (مرزا) نے تریاق الہٰی دوا خدا تعالیٰ کی ہدایت کے ماتحت بنائی۔ اس کا بڑا جزو افیون تھا۔ یہ دوا کسی قدر اور افیون کی زیادتی کے بعد حضرت خلیفہ اول کو حضور (مرزا صاحب) چھ ماہ سے زائد تک دیتے رہے۔ اور خود بھی مختلف امراض کے دوران کے وقت استعمال کرتے رہے۔" (ملخص ملفظ)

اس تحریر میں آپ نے افیون کو تریاق الہٰی" دوا کا ایک بڑا جزو لکھا ہے۔ اب کیا آپ مجرد افیون کو تریاق الہٰی کا جزو ہونے کی وجہ سے تریاق الہیٰ کہہ سکتے ہیں؟ یقیناً نہیں۔

اور سنئے! ہر انسان آب و خاک وغیرہ اجزاء کا مجموعہ ہے مگر کیا کوئی دانا مجرد خاک یا آب کو انسان کہہ سکتا ہے؟

(باقی دارد)

محرم الحرام اور امت خیرالانام

(مرقومہ مولوی محمد عبداللہ ثانی امرتسری)

ماہ محرم دنیائے اسلام میں تاریخی مہینہ ہے اس کو جو شرف حاصل ہے اس کی وجہ وہ نہیں جو آج کل عوام کے ذہن میں ہے۔ یعنی شہادت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے باعث اسے شہرت نہیں۔ واقعہ کربلاء کو ہوئے بہت تھوڑا عرصہ گزرا ہے مگر محرم الحرام کے فضائل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل بھی تاریخی صفحات پر مسطور نظر آتے ہیں۔ چنانچہ جاہلیت کے زمانہ میں قریش بھی محرم کی دسویں کا روزہ رکھا کرتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قبل نبوت بھی روزہ رکھتے۔ (مسلم)

حضرت نوح کی کشتی امام احمد رضی اللہ عنہ حضرت ابن عباس سے ایک روائت نقل کرتے ہیں

ان السفینة استوت علی الجودی فیہ فصام نوح الحدیث۔ (نیل)

حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی ماہ محرم میں جودی (پہاڑ) پر پہنچی تو انہوں نے اس تاریخ کا روزہ رکھا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نجات حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بھی فرعونی پنجہ سے محرم الحرام کی دس تاریخ کو نجات پائی۔ چنانچہ بعض روایات میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہود مدینہ کو دیکھا کہ وہ اس تاریخ کا روزہ رکھتے ہیں۔ ان سے سوال کیا تو انہوں نے کہا:۔

قالوا الیوم صالح نجی اللہ فیہ موسیٰ و بنی اسرائیل من عدوھم فصامہ موسیٰ

کہ یہ مبارک دن ہے اس میں حضرت موسیٰ علیہ السلام و بنی اسرائیل نے اپنے دشمنوں سے نجات پائی تو موسیٰ علیہ السلام نے اس دن کا شکراً للہ روزہ رکھا۔ (بخاری مسلم)

ماہ محرم میں قوموں کی توبہ قبول ہوئی ایک روائت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

فانہ شہر اللہ فیہ یوم تاب فیہ علی قوم و یتوب فیہ علی قوم (ترمذی)

محرم کا روزہ رکھو۔ کیونکہ اس مہینے میں ایک دن ہے جس میں ایک قوم کی توبہ قبول ہوئی تھی۔

نویں اور دسویں کا روزہ دسویں تاریخ محرم کا روزہ چونکہ یہود خصوصیت اور اس روز کی عظمت کی وجہ سے رکھا کرتے تھے۔ اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں آیندہ سال زندہ رہا تو نویں اور دسویں دو تاریخوں کا روزہ رکھونگا۔ (مسلم) بلکہ اپنے اتباع کو حکم دیا کہ:۔

صوموا یوم عاشوراء وخالفوا الیہود و صوموا قبلہ یوما او بعدہ یوما (رواہ احمد) عاشورے کا روزہ رکھو مگر یہود سے یوں مخالفت کرو کہ ایک دن قبل یا بعد بھی ساتھ ہی روزہ رکھو۔

یوم عاشورا کے متعلق موضوعات

یہ دن یوم کربلاء سے پہلے کچھ اور حیثیت رکھتا تھا مگر بعد شہادت حسین رضی اللہ عنہ کے اسکی نوعیت بدل گئی۔ اسلئے آل رسول کی محبت کے دعویداروں نے اس میں بہت کچھ تصرف کرکے اس کی شان بڑھانی چاہی۔ خدا جزائے خیر دے علماء محدثین کو جنہوں نے پانی کو دودھ میں نہ ملنے دیا اور کھرا کھوٹا الگ کر دکھایا ہم اس غرض سے عوام کے سامنے مختصراً وہ موضوعات پیش کرتے ہیں۔ تاکہ موضوع روایات کو سن کر انکی صحت یا سقم پر بحث کرسکیں:۔

(۱) عاشورے کے دن ظہر کے بعد چالیس رکعات پڑھنی چاہئیں۔ ہر رکعت میں آئت کرسی دس دفعہ اور اخلاص گیارہ مرتبہ۔ معوذتین پانچ دفعہ پڑھی جائے۔"

یہ روائت موضوع[1] ہے۔

(۲) عاشورہ کے دن آسمان زمین پیدا ہوئے لوح و قلم، جبرئیل اور ملائکہ اور حضرت آدم اور ابراہیم علیہ السلام پیدا کئے گئے اور حضرت ابراہیم نے آگ سے نجات پائی، حضرت سلیمان کو ملک عطا ہوا، سید المرسلین پیدا ہوئے۔ اسی دن ہی قیامت ہوگی۔"

ان میں سے کوئی بھی صحیح نہیں۔ موضوع ہیں۔

(۳) من وسع علی عیالہ وسع اللہ علیہ السنة کلھا۔ جو اپنے عیال کے لئے عاشورے کے دن کھانے میں فراخی کریگا تمام سال اس پر روزی فراخ ہوگی۔

اس روائت میں سلمان راوی مجہول ہے اور روائت غیر محفوظ ہے۔

(۴) جو شخص عاشورے کے دن سرمہ ڈالے اس کی کبھی آنکھ نہ دکھے گی۔" (موضوع ہے)

[1] موضوع جھوٹی روایت کو کہتے ہیں

شہادت حسین - امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت (۴۴۴) کے صحیح حالات - قیمت ۸ر (دفتر اہلحدیث)

(۵) جانوروں سے چڑیا نے عاشورے کا روزہ رکھا۔ (موضوع ہے)

(۶) جو شخص ذی حجہ کی آخری تاریخ اور محرم کے پہلے دن روزہ رکھے چالیس سال کا کفارہ ہوجاتا ہے

یہ حدیث بھی جھوٹی ہے۔ اس میں دو راوی کذاب ہیں۔

(۷) ما من احد یبکی یوم قتل الحسین الا کان یوم القیامۃ مع اولی العزم من الرسل۔ جو کوئی قتل حسین رضی اللہ عنہ کے دن روئے، قیامت کو بڑے بڑے پیغمبروں کے ساتھ ہوگا۔

(۸) البکاء یوم عاشوراء نوراً تاما یوم القیامۃ عاشورے کے دن رونے والے کو قیامت کے دن پورا نور ملے گا۔

دونوں روائتیں موضوع ہیں۔

(نوٹ) اگر موتیٰ پر رونے سے نور ملتا ہے تو نوحہ کرنے والی عورتیں نورٌ علیٰ نور ہیں۔ پھر تو نور حاصل کرنا کوئی مشکل نہیں۔ سچ ہے ؎

عرفی اگر بگریہ میسر شدے وصال
صد سال مے تواں بہ تمنا گریستن

محرم کی فی زمانہ حیثیت

یہ تو تھی ماہ محرم کی پہلی صورت جس پر امت مرحومہ کاربند تھی۔ مگر آج اس مہینے کی شان یہ ہے کہ اسلامی نوروز آہ و بکا اور سینہ کوبی و نوحہ سے منایا جاتا ہے۔ سال نو کی پہلی ہی شب مسلمانوں کا ایک گروہ (شیعہ و اکثر حنفیت کے مدعی) زمین کے فرشی بستر پر لیٹ جاتے ہیں، سیاہ لباس پہن لیتے ہیں۔ محبت حسینؓ کی دعویدار بی بیاں (بازاری عورتیں) بھی ان دنوں میں بزعم خود بہت بڑا کام کرتی ہیں کہ چارپائی چھوڑ دیتی ہیں عزاء امام کی مجلسیں اپنے بالاخانوں میں لگواتی ہیں، مرثیہ خوانی ہوتی ہے۔ راول اور میراسی عموماً اسمیں بہت بڑا حصہ لیتے ہیں۔ گلی کوچوں میں گاتے نظر آتے ہیں۔ ؏

قاسم بیاہ کتن دا چڑھیا ناویں رند

تعزیہ نکالا جاتا ہے، مہندی کے جلوس کی دھوم دھام

... اہل سنت والجماعت ہونے کے مدعی مرد وزن ایسی غیر شرع مجالس کو خوب رونق دیتے ہیں، حالانکہ ایسی مجالس میں شرکت کے متعلق فرمان پیغمبر صاف ہے

لیس منا من ضرب الخدود وشق الجیوب الحدیث۔ رخساروں کو نوچنے والا گریبان پھاڑنے والا ہم میں سے نہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر کہا تھا کہ :-

آپ نے مجھے رونے واویلا کرنے سے منع نہ فرمایا ہوتا تو میں ایسا روتا کہ لوگ یاد کرتے (کہ کوئی محب محبوب پر رویا تھا) (نہج البلاغہ)

شیعہ حضرات کی معتبر کتاب کافی میں صاف روائت موجود ہے :-

الصبر رأس الایمان۔ صبر اصل ایمان ہے۔

دوسری روائت میں ہے :-

ینبغی للمؤمن ان یکون فیہ ثمانی خصال ٭ صبوراً عند البلاء شکوراً عند الرخاء الخ (اصول کافی ص۱۸۱/۱۸۸) مؤمن کو لائق ہے کہ اس میں آٹھ خصلتیں موجود ہوں۔ (دو ان میں سے) بلاء میں صابر ہو آسانی میں شاکر ہو وغیرہ۔

اسی کتاب میں ص۳۸۹ پر موجود ہے کہ امام ابی الحسن الرضاء (علیہ السلام) اپنے والد سے راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کسی جنگ میں ایک گروہ آیا۔ آپ کے پوچھنے پر انہوں نے کہا کہ ہم مؤمن ہیں۔ آپ نے فرمایا :-

ما بلغ من ایمانکم قالوا الصبر عند البلاء والشکر عند الرخاء (اصول کافی)

تمہارا ایمان نشان ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم بلائوں میں صبر اور آسانی میں شکر کرتے ہیں

آپ نے فرمایا :-

حلماء علماء کادوا من الفقہ ان یکونوا انبیاء (اصول کافی)

باحلم عالم فقہی حیثیت سے قریب انبیاء کے ہوتے

ان روایات سے مصیبت میں صبر کرنا جزو ایمان ثابت ہوتا ہے مگر شیعہ حضرات بجائے صبر کے جزع وفزع و نوحہ کو اصل ایمان جانتے ہیں فاین البعد

تعزیہ اور نوحہ

تعزیت عزاء سے تفعلۃ کے وزن پر مصدر ہے۔ جس کے معنی کسی مصیبت زدہ کو تسلی دینے کے ہیں۔ معلوم نہیں کہ تعزیہ کو تعزیہ کیوں کہتے ہیں۔ اس میں تو بجائے تسلی کے واویلا و جزع فزع ہوتا ہے۔

شہادت امام اور تعزیہ

محرم الحرام کے عشرہ اول میں جو کچھ ہوتا ہے باطن میں کچھ ہو بظاہر حب حسینی کے نام پر ہوتا ہے۔ سانحہ کربلا کو ایک رنگ آمیزی سے بیان کیا جاتا ہے جس سے سوائے رسم پوری کرنے کے کچھ بھی حاصل نہیں ہوتا اور اس میں ملاوٹیں ملا کر بیان کیا جاتا ہے جس سے مقصد صرف گذشتہ اہل اسلام سے موجودہ مسلمانوں کو بدظن کرنا ہے اور بس!

حادثہ کربلا کی مختصر حقیقت

مسلمانوں میں جب صحیح اسلامی سپرٹ کمزور ہوگئی تو ان میں جنگ و جدل و حسد بغض نے جگہ لی۔ موقع پا کر منافقین کا داؤ چل گیا۔ اور انہوں نے اپنے کو اسلام کا ہمدرد دکھا کر مسلمانوں کے شیرازہ کو بکھیرنا چاہا اور سیاسی رنگ میں خلیج ڈال دی۔ جس کی ابتداء داماد پیغمبر علیہ السلام ذوالنورین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل سے ہوئی جن کو قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہوئے قتل کیا گیا اور عین اس حالت میں ان کے سر پر ظالم کی تلوار چلی جب ان کے منہ میں یہ آیت تھی فسیکفیکھم اللہ و ھو السمیع العلیم اس کے بعد فساد کا دروازہ کھل گیا اور منافقین کا ہاتھ اندر ہی اندر کام کرتا گیا۔

خلیفہ رابعہ مولا علی رضی اللہ عنہ نے خلافت کی باگ ڈور ہاتھ میں لی۔ مگر منافقین کی سرکوبی کما حقہ نہ کرسکے اور ان پر جب کبھی زک دی،

انہی لوگوں نے ... پھر آخر ... میں بھی
... ایک ... کر دیا ہے
... بھی اپنی ... کی ایک کڑی ہے۔
حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے تو یار لوگوں کی
بےوفائی کو سمجھ کر خود ہی مسند خلافت کو چھوڑ
کر ان کے سپرد کر دیا جن پر انہیں گمان تھا کہ
وہ اس بگڑے کھیل کو بنا سکیں گے۔ مگر ان کے بعد
حضرت سیدنا امام حسین علیہ السلام کو خیال آیا کہ
بگڑی ہوئی تو بن نہیں سکی اس لئے علیحدگی ہی بہتر
ہے۔ چنانچہ انہوں نے حاکم وقت کی بیعت سے
بدیں وجہ انکار کر دیا کہ وہ دیندار نہیں ہے۔
اس پر حکومت کے پٹھوؤں اغیاروں نے
اور اپنے وفاکیش غداروں نے وہ مظالم ڈھائے
جو بیان سے باہر ہیں۔

واقعات کربلا میں رنگ آمیزی کا کچھ ایسا
دخل ہوگیا ہے کہ صحیح کو سقیم سے اصل کو زائد سے
تمیز کرنا مشکل نہیں محال ہوگیا ہے۔ مگر تمام واقعات
سے بالاجمال یہ تو ثابت شدہ امر ہے کہ کوئی ایسا
ناجائز ظلم ہوا ہے جو سالہا سال کے بعد بھی فضاء
میں گونج رہا ہے۔ بقول نواب صدیق حسن خاں
مرحوم متاخرین میں سے شاہ عبدالعزیز صاحب
نے تمام واقعات کو خلاصۃً ایسی صورت میں پیش
کیا ہے جن کو کہا جا سکتا ہے کہ نسبتاً صحیح ہیں
ان واقعات کو ہم خلاصۃً حسب ضرورت ناظرین
کے سامنے رکھتے ہیں۔

حکومت یزید رجب ۶۰ھ ہجری میں یزید بن
معاویہ کے ہاتھ میں حکومت کی باگ ڈور آئی۔ اہل
حجاز میں سے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ اور
ابن زبیر نے اس کی بیعت قبول نہ کی۔ وجہ یہ
بیان کی کہ حاکم دیندار نہیں۔ یہ رجب کے آخر کا
واقعہ ہے۔ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کسی
مصلحت سے مدینہ شریف سے مکہ شریف پہنچ گئے
وہاں چار مہینے ٹھہرے اس عرصے میں آپ اس
خیال پر پختہ رہے کہ میں فسق و فجور اور حکومت کے
مظالم کو بحکم من رأی منکم منکرا فلیغیرہ بیدہ
ہاتھ سے روکوں اور اس غرض کے لئے دیگر اہل
اسلام کو دعوت بھی دیتا رہے۔

اہل کوفہ نے آپ کو دعوتی خطوط لکھے کہ ہم آپ کے
جان نثاروں سے ہیں تشریف لائیے۔ چنانچہ آپ نے
ان کی دعوت پر اپنے چچا زاد مسلم بن عقیل کو کوفہ
بھیج دیا اور تھوڑے دنوں کے بعد تیسری یا آٹھویں
ذی الحجہ ۶۰ھ کو (علی اختلاف الروایتین) خود بھی
عازم کوفہ ہو گئے۔ مگر کوفہ میں پہنچنے سے قبل ہی وہاں
کی فضا بگڑنے کی خبر مل گئی اور آپ واپس ہوئے
اور ۲ محرم الحرام ۶۱ھ ہجری کو ایک وسیع جنگل میں
آ گئے جس کا نام کربلا ہے۔ وہاں دشمن فوج بھی
آ گئی اور انہوں نے پانی روک لیا اور ہر طرح سے
ایذا رسانی شروع کی معصوم بچوں کو قتل کیا
نوجوانوں کو بھر بھر کر شہادت کے جام پلائے یہاں تک
کہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے بھی وہی جام پیا
جو رفیق پی چکے تھے اور ایسی حالت میں پیا جب کہ
حکومت کا استبداد اور درگاہ رب العزت میں
حضرت حسین کی فریاد ہر دو کا تقابل تھا مگر حلیم خدا
کا حلم اور حکیم مولا کی حکمت کا تقاضا تھا۔ ظالم ظلم
کرتے گئے اور مظلوم سر پر اٹھاتے گئے

چہرے پر تیروں کی بھرمار سے جب خون کے
فوارے چھوٹے تو آپ نے خون کا چلو بھر لیا اور منہ
پر مل لیا عرش معلےٰ کے مالک کی طرف متوجہ ہو کر کچھ کہا
اور نانا کی امت کو یوں خطاب کیا کہ:۔

میں قیامت کے دن خدا کی بارگاہ میں
نانا پاک کے پاس اسی طرح چہرہ خون آلود
لیکر پیش ہونگا اور عرض کروں گا کہ مولا تیرے
بندوں نے اور اے سید المرسلین تیرے
نام لیواؤں نے میرا اور میرے ساتھیوں
کا بیدردانہ خون بہایا جس کے آثار میرے
چہرے پر ہیں

یہ سب کچھ ہو چکا مگر وہ سورج ابھی غروب نہ
ہوا تھا جس کے طلوع میں ان واقعات کا آغاز ہوا
... تمام ہوگیا
ظالم ظلم کرچکا مظلوم منزل مقصود کو پہنچ گیا۔ انا
للّٰہ وانا الیہ راجعون۔ اللّٰھم صل علیٰ
محمد وعلیٰ آل محمد وبارک وسلم

عبرت ان واقعات سے ہمیں جو کچھ حاصل کرنا ہے
وہ یہ ہے کہ مسلم موحد متبع سنت کی یہ شان ہے کہ
اپنی جان پر کھیل جائے اولاد قربان کر دے عزت کو
کھو دے مگر توحید و سنت وحق صداقت کا دامن
نہ چھوڑے لقد کان فی قصصہم عبرۃ لاولی
الالباب واقعات گزشتہ میں ارباب بصیرت
کے لئے نصیحتیں اور عبرتیں ہیں فاعتبروا یا
اولی الابصار عقل والو نصیحت پکڑو۔ رونا اور
واویلا کرنا پیٹنا اور سر پھوڑنا یہ سب ظاہری کھیل
ہے دل میں حب حسین رکھو اور ان کے افعال
واقوال کا اتباع کرو۔ لہذا اور غور سے سنو میدان
کربلا میں یہ حادثہ پیش آیا شہادت کا جام نوش
کرنے والا کون؟

نواسۂ رسول ﷺ!

شہید کے ابا کون؟

داماد سید المرسلین ﷺ!

شہید کے نانا کون؟

حوض کوثر کے عطیہ کے مالک!

مگر وارے مولا تیری تو ہی جانے ایسے آڑے
وقت پہ نہ شہید خود اپنی مشکل حل کر سکا نہ ابا جی (علی
رضی اللہ عنہ) مشکلکشائی اور فریاد رسی کر سکے نہ
نانا پاک فریاد کو پہنچ سکے اور سب سے بڑی بات کہ
خود سید الشہداء نے ایک مرتبہ بھی حی قیوم
خدا کے سوا دوسری جانب توجہ تک نہیں کی کیونکہ
ان کو اپنے نانا کا پکایا ہوا سبق یاد تھا

ان یمسسک اللّٰہ بضر فلا کاشف لہ الا ھو — اگر تجھے اللہ کیطرف سے کوئی تکلیف
پہنچے تو اسے کوئی دور کرنے والا نہیں مگر وہی جس کے
ہاتھ میں دنیا کی باگ ڈور ہے،
حب حسینؓ کے دعوے دارو! اسوۂ حسینؓ

فتاوی

س ع۲۷ } اگر کوئی عالم یا غیر عالم صدیوں کے
شرک بدعات (تعزیہ وغیرہ) کو مٹانے کے لئے مسلمانوں کسی
بات کا وعدہ کرے۔ مثلاً تھوڑی دیر کے لئے ہم تمہارے
ساتھ رہینگے مگر تم منوعہ شریعت امور کو چھوڑ دو۔ گریہ
وعدے بظاہر جھوٹ اصلاح کے لئے ہوں۔ (جیسے حضرت
ابراہیم علیہ السلام کے تین اقوال یا صلح حدیبیہ کی طرف
شرطیں) کیا اس قسم کا وعدہ جائز ہے یا ناجائز؟

ج ع۲۷ } ممنوع اشیاء کا ارتکاب کسی صورت
میں جائز نہیں۔ بلکہ اس آیت کے ماتحت ہے۔ وَدُّوا
لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُونَ کفار چاہتے تھے کہ کچھ پیغمبر
علیہ السلام نرم ہوں اور کچھ ہم نرم ہو جائیں۔ اس پر یہ
آیت اتری۔ کہ اے رسول علیہ السلام، ایسا مت کرنا۔
دوسری جگہ ارشاد ہے۔ وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِينٍ
(الآیہ) ایسے رذیل لوگوں کی اطاعت نہ کرنا۔ واللہ اعلم

س ع۲۸ } عمداً قرآن مجید کو جھٹلانے والا
کیسا ہے؟

ج ع۲۸ } اس کا جواب قرآن مجید کے صاف
الفاظ میں مذکور ہے۔ وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا
بِآيَاتِنَا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ
(نوٹ) تعجب ہے ہمارے ناظرین ایسی کھلی باتوں
کے متعلق بھی دریافت کرتے ہیں معلوم نہیں کہ ناواقفی
اس حد تک ترقی کر گئی ہے یا کچھ اور وجہ ہے۔ یہ تو
اس کے مشابہ سوال جیسے کوئی مسلمان سوال کرے۔ کہ
خنزیر (سور) حلال ہے یا حرام؟ واللہ اعلم

س ع۲۹ } عیسائی لوگ گرجا بنانے کے لئے
کسی مسلمان سے زمین طلب کریں تو مسلمان کو بیع کرنی جائز
ہے یا نہیں؟

ج ع۲۹ } جائز ہے کیونکہ گرجا محض عبادت خانہ
ہے۔ قرآن پاک میں گرجا وغیرہ مساجد کی حفاظت کا
ذکر ہے۔
وَلَوْلَا دَفْعُ اللَّهِ النَّاسَ بَعْضَهُم بِبَعْضٍ
لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَصَلَوَاتٌ وَمَسَاجِدُ
(الآیہ)
موضح احسان میں ذکر کیا گیا ہے۔ فاقہموا واللہ
اعلم وعلمہ اتم۔

س ع۴۹ } کسی بستی میں مدتوں سے دو جامع
مسجدیں آباد تھیں۔ فی الحال کسی خاص وجہ سے دونوں
مسجدوں کو اکٹھی کرنے کی ضرورت ہوئی اور ایک مسجد
کو چھوڑ کر سب مصلیان دوسری مسجد میں جمعہ وجماعت
کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ متروکہ
مسجد کی زمین کو کیا کیا جائے؟ آیا وہ مسجد ہی کے حکم میں
رکھی جائے یا دوسرے زمین کے حکم میں شامل کی جائے؟

ج ع۴۹ } مسجد مسجد ہی رہے گی۔ ایک کو جامع
مسجد بنالیں۔ دوسری مسجد میں نماز پنجگانہ صرف پڑھی جائے۔
مسجد کو دیگر ضروریات کے لئے استعمال نہیں کیا جا سکتا۔
اگر متروکہ مسجد بستی سے دور ہے تو وہ بھی عبادت کے لئے
کھلی رہنی چاہئے۔ واللہ اعلم۔

س ع۵۰ } زید اپنی بالغہ لڑکی ہندہ کا نکاح
عمرو سے کرانے کے مشورہ طے کی اور بقاعدہ عقد ہونے کے
پہلے چونکہ بغیر اقرار کرنے عقد کے مہر اور مشاہرہ نامہ
رجسٹری نہیں ہوتی تھے۔ اس لئے حاکم کے پاس عقد کے
اقرار کر کے مہر اور مشاہرہ نامہ رجسٹری کرایا۔ اس کے بعد
ہندہ اپنے والد کے گھر میں ہی تین چار ماہ تک رہی۔
عمرو اس عرصہ میں زید کے گھر کبھی کبھی جاتا تھا اور دو تین
روز تک زید اور عمرو کے درمیان اختلاف پڑتا ہے۔
اور زید ہندہ کا عقد دوسری جگہ کرانے کا ارادہ کیا۔
یہ بات ہندہ کو معلوم ہونے سے وہ اپنی ایک رشتہ دار
کو خبر دے کر اس کے ساتھ اس کے گھر گئی اور وہاں سے
عمرو کو خبر دے کر اس کے مکان چلی گئی۔ اور اپنے ایک
بہنوئی کو ولی کر کے باقاعدہ عمرو سے عقد کرائی۔ اب سوال
یہ ہے کہ یہ نکاح جو ولی کے بغیر اذن ہوا عند الشرع
صحیح ہے یا نہیں؟

ج ع۵۰ } سوال سے یہ معلوم نہیں ہوسکا۔
کہ زید کی عمرو سے مخالفت ذاتی مفاد کی بنا پر تھی یا لڑکی کے
فائدہ کے لئے۔ اگر صورت اول ہے تو زید کا حق ولایت
ذائل ہو سکتا ہے کیونکہ حدیث شریف میں ولی مرشد
آیا ہے۔ جس کا مطلب صاف ہے۔ کہ ولی کا صاحب
رشتہ ہونا ضروری ہے۔ [illegible] ولایت ساقط ہے۔
بصورت دیگر لڑکی کا ماں باپ پنجاب اغراض کے ماتحت گھر
سے نکل آئی ہے۔ تو بہنوئی کی ولایت میں پڑھایا ہوا نکاح
درست نہیں۔ بہر حال صورت مسئولہ تحقیق طلب ہے۔
واللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔

س ع۵۱ } گراموفون اور ہارمونیم سننا اور بجانا
نیز ناچ بائسکوپ میں جانا جائز ہے یا نہیں؟

ج ع۵۱ } یہ تمام لغویات خلاف شرع ہیں۔
جس سے مرد مومن کو پرہیز چاہئے۔ قال اللہ تعالیٰ
وَالَّذِينَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُونَ۔ مومن لغو باتوں
اعراض کیا کرتے ہیں۔

س ع۵۲ } اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو
زمین پر بنایا تھا یا بہشت میں؟ اور ان کو زمین کا خلیفہ
بنا کر جنت میں کیوں بسایا تھا؟

ج ع۵۲ } بعض روایات میں آیا ہے کہ حضرت
آدم علیہ السلام کا پتلا زمین پر بنایا گیا اور جنت (باغ) بھی
زمین پر تھا۔ (فتاوے شیخ الاسلام)

(بقیہ از صفحہ ۱۴) اس لئے صحابہ کی سیرت کرہ غیر متشددانہ
تھی یعنی آنحضرت صلعم کے جاں نثار ہر حق کو قبول فرماتے
حق باتوں کا اعلان کرتے اور ناحق سے انکار کرتے تھے اور
ظالموں کی طرف سے ستائے جاتے تھے حضرت ابوذر غفاری
حضرت سمیہؓ۔ حضرت بلال رضا اور بہت سے جاں نثار رضی اللہ
عنہم کی مثالیں ہیں جو ایسے ثابت کرتی ہیں یہی مطلب ہے
خدا کے فرمان کا کہ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ
یعنی امر حق کے قبول کرنے کی وصیت کرو۔ امر حق کے قبول
کرنے کے بعد تکلیف ہوگی اس لئے صبر کی بھی وصیت کرو۔ اور یہی
کہا گیا ہے کہ قُلِ الْحَقَّ وَلَوْ كَانَ مُرًّا۔ یعنی ہمیشہ حق بولو۔ حق
اختیار کرو اگرچہ مخالف کو ناگوار ہو مسلمانوں کی کئی زندگی کی
سیرت گرہ کا نتیجہ [illegible] تھا۔ اسی اسوہ حسنہ کو گاندھی جی نے پیش
کیا۔ اور کانگرس کا جزو بنایا۔ اور تمام کانگرسی حضرات نے اختیار
کیا پس ستیہ گرہ کسی طرح شرعاً ناجائز نہیں ہے بلکہ ہمارا مذہب [illegible]

[illegible] ابو مسعود خان قمر بنارسی [illegible]

متفرقات

معاونین کرام | دینی خوا حضرات کو اخبار اہلحدیث کی ترقی و اشاعت کی طرف خاص طور پر توجہ فرمانی چاہئے تاکہ اس کی کمی اشاعت کی شکایت دُور ہو جائے اور ہمیں سامعین کو سمع خراشی کی تکلیف نہ دینی پڑے۔

پتے مطلوب ہیں | ایسے حضرات کے پتے ارسال کئے جائیں جن سے امید ہو کہ وُہ اخبار اہلحدیث کے خریدار بن سکیں گے۔ پہلا پرچہ ان کی خدمت میں مفت ارسال کیا جائیگا۔

اشتہار تعزیہ ختم | ماہِ ذوالحجہ کے شروع میں ہی بذریعہ اخبار اعلان کیا گیا تھا کہ تعزیہ اور محرم کے اشتہار چھپوانے ہیں۔ احباب کرام تعداد مطلوبہ سے اطلاع دیں۔ تاکہ اندازہ لگا کر زیادہ چھپوائے جائیں۔ مگر بہت کم فرمائشیں موصول ہوئیں۔ اب جبکہ اشتہار مذکور جس قدر تھے وُہ ارسال کر دیئے گئے۔ تو طلبی زیادہ ہو رہی ہے۔ افسوس ہے کہ ان کو پورا نہیں کیا جا سکتا۔ جہاں ضرورت ہو ایک دو اشتہار بطور نمونہ طلب کر کے خود چھپوا لئے جائیں۔

تبدیلی پتہ | راقم الحروف لکھنؤ سے پتہ ذیل پر تبدیل ہو گیا ہے۔ احباب کرام مطلع رہیں۔

عبدالکریم کلرک آر۔ آئی۔ اے۔ ایس۔ سی سپلائی ڈپو میرٹھ۔

ضرورت ہے | بچوں کو قرآن مجید کی تعلیم دینے اور ابتدائی تعلیم و تربیت کے لئے ایک مولوی صاحب کی ضرورت ہے تنخواہ کے علاوہ کھانا بھی دیا جائیگا۔ خط و کتابت پتہ ذیل پر ہو۔ ایچ۔ ایم۔ عبدالرحمٰن عزیز الرحمٰن۔ فتح فل گنج چھاؤنی کانپور۔

مولوی فضل خان | ساکن چھنگا بنگیاں جن کی بابت اہلحدیث ۸ جنوری ۱۹۴۰ء میں دریافت کیا گیا تھا کہ بابو خدا بخش صاحب ایبٹ آباد سے تحریر فرماتے ہیں کہ موصوف انتقال کر گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

موصوف پہلے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے پیرو تھے۔ مگر بعد میں بیعت توڑ کر چکے تھے۔ ابھی تک قادیانی اخباروں میں اُن کا ذکر نہیں آیا۔

اخبار مسلم راجپوت | امرتسر سے شائع ہونے کے بجائے لاہور سے شائع ہوا کریگا۔ خط و کتابت کا پتہ حسب ذیل ہے:-

دفتر اخبار مسلم راجپوت ۲۶ نکلسن روڈ لاہور

دفتر رسالہ ترجمان القرآن | جو حیدرآباد سے پٹھانکوٹ ضلع گورداسپور میں تبدیل ہو گیا تھا۔ اب پتہ ذیل پر منتقل ہو گیا ہے:-

دفتر رسالہ ترجمان القرآن۔ مبارک پارک۔ پونچھ روڈ۔ لاہور۔

رو پڑی نزاع

یہ ایک جدید تصنیف ہے جس کا دوسرا نام

دُکھے دِل کی داستان

ہے اس میں حافظ عبداللہ صاحب روپڑی کے اختلافات، مواعید اور دیگر واقعات کا مفصل ذکر کر کے اعیان اہلحدیث کی خدمت میں اپیل کی گئی ہے کہ اس تصنیف کو ٹھنڈے دل سے بغور پڑھیں اور صحیح رائے قائم کریں کہ اس نزاع کو طول کس طرف سے دیا جاتا ہے۔ اور ختم کون کرنا چاہتا ہے دلچسپی رکھنے والے اصحاب بغرض محصول جوابی کارڈ بھیج کر طلب کر سکتے ہیں۔ رسالہ نہایت دلچسپ واقعات سے لبریز ہے

پتہ:- دفتر اخبار اہلحدیث امرتسر

پتہ درکار ہے | مولوی ابو نعیم عبدالحکیم صاحب قصوری مولوی فاضل رحمانی جہاں کہیں ہوں۔ اپنے پتے سے اطلاع دیں یا اگر کسی صاحب کو ان کے پتہ کا علم ہو تو مجھے اطلاع دیں

ابو النعمان رئیس الرحمٰن رحمانی ناظم کتب خانہ عزیزیہ بجاتیہ۔ ضلع مرشد آباد بنگال۔

منی آرڈر واپس | بذریعہ اہلحدیث اعلان کیا جا چکا ہے کہ غریب فنڈ میں کوئی رقم نہیں۔ اس لئے سائلین کی کثرت دیکھ کر آئندہ کے لئے دروازے بند کئے گئے ہیں۔

پھر بھی بعض اصحاب منی آرڈر بھیجتے ہیں جو مجبوراً واپس کر دیئے جاتے ہیں۔ اب یہ منی آرڈر کو وصول کیا جاتا ہے کہ تا اطلاع ثانی منی آرڈر نہ بھیجے جائیں۔

استفسار کا جواب | اخبار اہلحدیث مورخہ ۲ جنوری ۱۹۴۰ء میں ایک استفسار بابت طبی رسائل شائع ہوا تھا جس کا جواب مندرجہ ذیل ہے کہ طبی رسائل میں اس وقت ایک رسالہ موسوم "لقمان" نظام آباد ضلع گوجرانوالہ سے باقاعدہ پابندی کے ساتھ شائع ہو رہا ہے۔ جس کے ایڈیٹر مولوی حکیم عبدالرحیم صاحب زبدۃ الحکماء ہیں۔ رسالہ لقمان میں سب اوصاف نمایاں ہوتے ہیں۔ میں تمام ناظرین اہلحدیث سے پُر زور سفارش کرتا ہوں کہ وُہ "لقمان" کا نمونہ مفت منگوا کر بہرہ ور ہوں۔ اب اس کا سالنامہ شائع ہوا ہے۔ جس کی قیمت ایک روپیہ ہے۔ اور سالانہ چندہ بھی ایک روپیہ۔ سالانہ خریداروں کو مفت۔

(محمد اقبال یکے از خریداران اخبار اہلحدیث)

ستیہ گرہ جائز ہے | ۱۰ فروری ۱۹۴۰ء کے پرچہ اہلحدیث میں بزیر عنوان فتاوی سوال ۱۰۲ میں جس ستیہ گرہ کا تذکرہ ہے۔ اس کے متعلق میں اپنی تحقیق پیش خدمت کرتا ہوں ستیہ گرہ سنسکرت زبان کا جملہ ہے جو "ست اور گرہ" سے مرکب ہے۔ جس کا ترجمہ ہے حق اور سچائی کو قبول کرنا اور اس پر قائم رہنا۔ یہ یورپین طریقہ نہیں ہے بلکہ مظلوموں کا موثر ہتھیار ہے۔ ہندوستان میں چونکہ کانگریسی تحریک سے قبل یہ لفظ نہیں سنا گیا۔ اسلئے بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ یا یورپ کا طریقہ ہوگا یا اہل ہنود نے ایجاد کیا ہوگا۔ حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ لفظ ضرور سنسکرت کا ہے۔ مگر یہ طریقہ بھی اسلام سے لیا گیا ہے۔ افسوس کہ ہم اس سے عام طور سے واقف نہیں ہیں۔ اسلئے ہم کو اس سے وحشت یا نفرت ہوتی ہے۔ اس کی غرض و غایت یہ ہے کہ امر حق کو اختیار کر کے اس پر قائم رہنا، اس کی اشاعت و تبلیغ کرنا اور امر ناحق کی مداخلت کرنا اور اس کو مٹانا ان دونوں کاموں کے لئے دو طریقے ہیں۔ ایک تشدد یا طاقت سے۔ دوسرے عدم تشدد اور صبر سے۔ ان دونوں کا ثبوت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی مکی زندگی و مدنی زندگی سے بخوبی ملتا ہے۔ مکہ معظمہ کی زندگی مظلومانہ اور کمزوری کی زندگی تھی۔ (باقی صفحہ ۱۵ پر ملاحظہ فرمائیے)

ahmadimuslim.de

ملکی مطلع

قابلِ توجہ بلدیہ امرتسر

ہمیں یاد نہیں کہ ہم نے کبھی کمیٹی کو توجہ دلائی ہو اور اس نے توجہ فرمائی ہو۔ اس غفلت کا نتیجہ یہ ہوا کہ امرتسر میں کمیٹی کے خلاف ایک منظم جماعت کھڑی ہوگئی شائد اس کی تحریک سے بلدیہ متحرک ہو جائے۔ اس کے باوجود اہلحدیث بھی کمیٹی کی مع خواشی کرتا رہتا ہے کیونکہ اس کام کو وہ اپنا فرض سمجھتا ہے۔ ہمارے بازار دکڑہ بھائی سنت سنگھ) میں تانگوں کے کھڑا رہنے سے جو تکلیف آمد و رفت کرنے والوں کو ہوتی ہے وہ ناقابل برداشت ہے۔ اگر کوئی افسر صاحب کسی روز تکلیف فرما کر صبح آٹھ بجے سے رات کے دس بجے کے درمیان کسی وقت خفیہ تشریف لاکر بچشم خود راہ گذروں کی مصیبت تکلیف کو ملاحظہ فرمائیں۔ تو ہم ان کے بڑے شکر گذار ہیں۔

لطف یہ ہے کہ اگر کبھی اتفاق سے پولیس میں آجائے تو وہ بھی کسی خاص وجہ سے کان نمک میں آکر نمک ہو جاتا ہے۔ ۲۷ اگست ۳۸ء کو صدر بلدیہ دورہ کرتے ہوئے ہمارے بازار میں تشریف لائے تو اہلِ بازار نے آپ کو توجہ دلائی۔ کہ ہم لوگوں کو تانگوں کی وجہ سے بڑی تکلیف ہے۔ اس پر آپ نے وعدہ فرمایا۔ کہ ہم آدمی بھیجدیا کرینگے۔

معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے حکم تو دیا ہوگا۔ مگر اس کی تعمیل پھر کھٹائی میں پڑگئی۔ سالہا سال کی شکایات کا نتیجہ یہ ہوا کہ کمیٹی نے صاحب کٹیکاں کے بازار میں فٹ پاتھ پیدل راستے سے تھوڑا سا حصہ بے کر تانگوں کا اڈہ بنایا۔ لیکن واقعہ یہ ہوا کہ وہاں کوئی تانگہ کھڑا نہیں ہوتا۔ سب بازار میں ہی کھڑے ہوتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ جب تک سختی سے اس بازار کا انتظام نہیں کیا جائیگا پبلک کی شکایت رفع نہیں ہوسکتی۔ پولیس اور کمیٹی دونوں متفقہ طور پر کوشش کرینگی تو اہلِ بازار اور اہلِ محلہ ان کا دلی شکریہ ادا کرینگے۔ ورنہ اپنی قسمت کو روئینگے۔

غیر زراعت پیشہ اقوام کا جلسہ امرتسر میں

بتاریخ ۱۷، ۱۸، ۱۹ فروری امرتسر میں جلسہ تھا۔ جس میں ہندو، سکھ وغیرہ بکثرت شریک ہوئے۔ اس جلسے کی غرض و غایت ان قوانین کی مخالفت کرنا بتائی گئی۔ جو حال ہی میں پنجاب اسمبلی میں پاس ہوئے ہیں۔

قانون انتقال اراضی جو سنہ ۱۹۰۰ء سے پاس شدہ چلا آتا ہے۔ اس کے خلاف بھی غیظ و غضب کا اظہار کیا گیا۔ جس کا مضمون ہے کہ کوئی غیر زراعت پیشہ قوم اراضی مزروعہ خریدنے کی مجاز نہیں۔ اس قانون کو عملی طور پر بیکار کرنے کے لئے حیلے حوالے تراشے گئے۔ موجودہ وزارت نے ان سب کا انسداد کرنے کے لئے ایک قانون پاس کیا۔ جس کا نام ہے قانون بے نامی انتقالات۔ دوسرا قانون اراضی مرہونہ کی واگذاری کے متعلق ہے۔ تیسرا قانون منڈیوں میں آڑھتیوں اور دلالوں کے کام پر نگرانی کے متعلق ہے۔ چوتھا قانون ساہوکاروں کے کاروبار پر نگرانی کے لئے بنایا گیا ہے۔ اس لئے نقصان پذیر فریق اگر واویلا کرے تو اپنی جگہ پر حق بجانب ہوتا ہے۔ ایسا ہی واویلا کرنے کو یہ جلسہ منعقد ہوا تھا۔ مگر ہم نے دیکھا کہ اس جلسے کی کارروائی شائستگی سے بہت دور رکھی۔ مثلاً ایک سائن بورڈ ہماری نظر سے گذرا جس پر "مسلم لیگی حکومت مردہ باد" لکھا ہوا تھا۔ حالانکہ پنجاب میں مسلم لیگی حکومت کوئی نہیں۔ اس کی تردید لیکچراروں نے گویا خود ہی کردی۔ کیونکہ وہ جس انداز میں سکندر حیات خان کا ذکر خیر کرتے تھے۔ بالکل اسی انداز میں ہندو اور سکھ وزیروں (مسٹر چھوٹو رام اور مسٹر سندر سنگھ مجیٹھیہ) کو بھی کوستے جاتے تھے۔ اگر پنجاب میں مسلم لیگی حکومت قائم ہوتی تو یہ غیر مسلم وزراء لعن و طعن کا نشانہ نہ بنائے جاتے چونکہ یہ جلسہ دفتر اہلحدیث کے قریب ہی منڈوا میں کالج میں منعقد ہوا تھا اس لئے ہمیں بھی کسی حد تک موقعہ ملا کہ کچھ سننے کا موقعہ ملا۔ ۱۹ فروری کی درمیانی شب کو جلسہ گاہ میں ایک مشاعرہ بھی پنجابی زبان میں ہوا جس میں سکھوں کی نظمیں خصوصاً قابل دید و شنید تھیں ہم ذاتی طور پر کسی گروہ کو جو اپنے مقاصد کے حصول میں کوشش کرے مطعون کرنا مناسب نہیں جانتے۔ مگر مخالفانہ کارروائی ایسے طریق پر ہونی چاہئے کہ دوسرے فریق کیلئے دل آزاری کا باعث نہ ہو۔ جلسہ میں حاضرین کی اوسط تعداد دو ہزار کے قریب ہوگی۔

گول میز فلسطین کانفرنس

اس وقت ساری اسلامی دنیا کی نگاہیں اس کانفرنس کی طرف لگی ہوئی ہیں۔ ابھی تک فیصلے کی کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ اختلاف یہاں تک ترقی پذیر ہے کہ عربی وفد یہودی وفد کے ساتھ بیٹھنا بھی پسند نہیں کرتا کیونکہ وہ ان کو مخاطب نہیں سمجھتا اور کہتا ہے کہ ان کا معاملہ تفنافذ ہے۔ یہ فریق نہیں ہے۔ بلکہ دراصل فریقین اہلِ فلسطین اور برطانیہ ہیں۔ جن کو یہ حق پہنچتا ہے کہ وہ آپس میں کسی سمجھوتہ پر رضامند ہوجائیں۔ ادھر حکومت برطانیہ نے یہ طرز عمل اختیار کر رکھا ہے کہ وہ عربی وفد اور یہودی وفد دونوں سے علیحدہ علیحدہ گفتگو کر رہی ہے عربی وفد کا مطالبہ یہ ہے کہ فلسطین میں ایک آزاد عربی حکومت قائم کی جائے۔

عربوں نے اپنے دعوے کے ثبوت میں جنگ عظیم میں کی گئی مراسلت پیش کی ہے جو برطانیہ کے قائم مقام مسٹر میکوہن اور شریف حسین کے درمیان ہوئی تھی غالباً ان سب کا جواب عربی وفد کو مرزا غالب کے اس شعر میں دیا جائیگا ؎

تم ان کے وعدے کا ذکر ان سے کیوں کرو غالب
یہ کیا کہ تم کہو اور وہ کہیں کہ یاد نہیں

دفتر سے خط و کتابت کرنیوالے حضرات اپنے خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ (منیجر)

اہلحدیث گول میز کانفرنس

اخبار اہلحدیث صفحہ ۷ میں آپ نے آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس کے اکیسویں سالانہ اجلاس منعقدہ ۷، ۸، ۹ اپریل ۱۹۳۹ء در قلعہ چوڑیاں ضلع گوردا سپور کے موقعہ پر ایک اہل حدیث گول میز کانفرنس منعقد کرنیکی تجویز پیش کی ہے۔ تاکہ اس میں ان تمام تنازعات کو جو کہ جماعت اہلحدیث کے بزرگ ارکان کے مابین پیدا ہوچکے ہیں اور جماعتی ترقی کی راہ میں رکاوٹ پیدا کررہے ہیں۔ مٹاکر سب کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کردیا جائے۔ اور ایسی فضا پیدا کی جائے جو جماعتی ترقی کے لئے خوشگوار ہو۔ یہ تجویز نہایت احسن ہے۔ اور فرمان خداوندی "واعتصموا بحبل اللہ جمیعا" کے مطابق ہے نیز اگر نفاق پیدا ہوجائے تو ہوا اکھڑ جاتی ہے اور اغیار کو ریشہ دوانیوں کا موقعہ مل جاتا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فرامین کے ماتحت تمام جھگڑوں کو فی الفور مٹانے کی کوشش کی جائے۔ لہٰذا ہم ممبران مجلس استقبالیہ آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس صدق دل سے آپ کی تجویز کی تائید کرتے ہوئے صدر صاحب منتخب جناب مولٰنا عبدالقادر صاحب قصوری کی خدمت میں درخواست کرتے ہیں کہ وہ اہلحدیث گول میز کانفرنس کی نوعیت اور اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے۔ اس کے حق میں فیصلہ صادر فرماکر عنداللہ ماجور ہوں۔ نیز جملہ اہل حدیث اصحاب سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ وہ بھی حتی المقدور اس احسن تجویز کی تائید فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ اجر دیگا۔ (خادم اسلام محمد شفیع سیکرٹری مجلس استقبالیہ قلعہ چوڑیاں ضلع گورداسپور)

(نوٹ) دیگر اہل الرائے حضرات بھی اپنی اپنی رائے سے بہت جلد مطلع فرمائیں۔ کیونکہ بہت تھوڑا وقت باقی ہے۔

ازمحکمہ اطلاعات پنجاب

پنجاب میں خالص گھی کی بہم رسانی

پنجاب میں ملاوٹی گھی کے خلاف جو مہم جاری ہے۔ اس کے سلسلہ میں سائنٹیفک طریق پر آزمائش کردہ اور درجہ وار تقسیم کردہ گھی کی فروخت کے متعلق سکیم پر بتدریج عمل ہورہا ہے۔ کچھ عرصہ ہوا منٹگمری میں میسرز پنجاب پیور روڈ سپلائی کمپنی نے گھی کی درجہ وار تقسیم کے متعلق ایک مرکز قائم کیا تھا۔ کمپنی مذکور نے اپنے ذمہ یہ کام لیا تھا۔ کہ وہ عوام کو بند ڈبوں میں جن پر حکومت ہند کے ایگریکلچرل مارکیٹنگ ایڈوائزر کی مہر "ایگمارک" لگی ہوگی۔ سائنٹیفک طریق پر آزمائش کردہ گھی مہیا کرے گی۔

اب اسی قسم کا ایک اور مرکز لائل پور میں میسرز پنجاب گھی لمیٹڈ نے قائم کیا ہے۔ اس فرم نے بھی یہ ذمہ لیا ہے۔ کہ وہ مختلف حجم کے بند ڈبوں میں جن پر "ایگمارک" کی مہر لگی ہوگی۔ سائنٹیفک طریق پر آزمائش کردہ اور درجہ وار تقسیم کردہ گھی مہیا کرے گی۔

خریداروں کو فرم مذکو۔ یا اس کے ایجنٹ میسرز ساہنی گھی سٹورز موہن لال روڈ سے گھی خریدنے کے وقت اس بارہ میں اطمینان کرلینا چاہئے۔ کہ ڈبوں پر "ایگمارک" کی مہر پوری طرح ٹھیک لگی ہوئی ہے اور اس پر نمبر شمار درج ہے۔ (لاہور۔ ۱۶ فروری ۱۹۳۹ء)

گورنمنٹ آف انڈیا سکرٹریٹ

کیلئے

کلرکوں کا امتحان

گورنمنٹ آف انڈیا سکرٹریٹ اور اس کے ملحقہ دفاتر کے لئے اسسٹنٹ گریڈ کے کلرکوں کا امتحان ۱۷ سے ۲۱ جولائی ۱۹۳۹ء تک الٰہ آباد۔ بمبئی۔ کلکتہ۔ دہلی۔ مدراس اور لاہور میں منعقد ہوگا۔ درخواستیں مقررہ فارم پر یکم مارچ ۱۹۳۹ء تک سکرٹری فیڈرل پبلک سروس کمیشن دہلی کے دفتر میں پہنچ جانی چاہئیں۔ درخواستوں کے فارم اور مزید تفصیلات کے لئے مندرجہ بالا پتہ پر خط و کتابت کرنی چاہئے۔

اور شہر اور بیرونجات میں تقسیم فرماتے ہیں۔ وقتاً فوقتاً ان رسالوں کے بھیجنے کی فرمائشیں آتی رہتی ہیں۔ اب تک ۵ ماہ کے اندر (۸) رسالے طبع کراکر شائع کرچکے ہیں۔ اگر اسی طرح ۲۲

رپورٹ تبلیغی دورہ

رپورٹ ہذا بوجہ عدم گنجائش مختصر طور پر درج کی جارہی ہے:۔ (مدیر)

میں دکن اہلحدیث دارالاشاعت سکندرآباد کی طرف سے ۲ جنوری ۱۹۳۹ء کو آرمور پہنچا۔ یہاں پر انجمن اہلحدیث ہے۔ دو روز رہا۔ دوسرے روز تنظیم کی ضرورت پر میری تقریر ہوئی۔ احباب نے اس کی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے۔ انجمن کا احیاء کیا۔ اس کے صدر مولوی عبداللہ صاحب وکیل مقرر ہوئے اور دکن اہلحدیث دارالاشاعت سکندرآباد سے اس کا الحاق کیا گیا۔

۵ جنوری کو وہاں سے موڑتاڈ پہنچا۔ یہاں بھی دو روز مقیم رہا۔ جمعہ کے خطبہ کے علاوہ یہاں بھی دو تقریریں ہوئیں۔ جن میں جماعت کی بقا کے لئے تنظیم کی ضرورت بیان کی گئی۔ مولانا شاہ عبدالصمد صاحب و جناب مکرمی سید حسین صاحب نے امید دلائی کہ جلد انجمن قائم کرکے اس کا الحاق دکن اہلحدیث دارالاشاعت سکندرآباد سے کردیا جائیگا۔

۸ جنوری کو نرمل پہنچا۔ دو تقریریں یہاں بھی ہوئیں وقت کی تنگی اور قلت فرصت کے سبب سے احباب کی خواہش پوری ہوئی۔ اور زیادہ قیام نہ کرسکا۔ مگر ہر جگہ کے احباب نے پھر آنے کا وعدہ لیا۔ نرمل اور رہا پور میں بھی انجمن ہے جس کا الحاق آئندہ میرے پہنچنے پر موقوف رکھا گیا ہے۔

۱۱ جنوری کو نانڈیڑ پہنچا۔ ماشاءاللہ یہاں اہلحدیثوں کی دو مسجدیں ہیں۔ یہاں تین روز رہا۔ اور تنظیم کے لئے بہت کوشش کی۔ مگر چونکہ مولوی ابو یوسف صاحب موجود نہ تھے۔ اس لئے آئندہ پر رکھا۔ حاجی محمد ابراہیم صاحب جنرل مرچنٹ اور مولوی ابو یوسف صاحب اور مولوی عبدالقادر صاحب کا وجود بھی از بس غنیمت ہے۔ غالباً تنظیم کیلئے پھر مجھکو جانا پڑیگا۔

مولوی حافظ محمد یوسف صاحب اور مرزا محمود علی بیگ صاحب کارکنان دکن اہلحدیث دارالاشاعت سکندرآباد نے جماعت کی خدمات اور تنظیم کیلئے جیسا اقدام کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو اس کا بہترین صلہ عطا فرمائے۔

ہر ماہ مختلف عنوان پر رسالے طبع کراکر شائع کرتے ہیں ۲

نوٹ۔ یہ کام جاری ہے انشاءاللہ امید ہے کہ جلد از جلد دکن کی جماعت اہلحدیث کی تنظیم مکمل ہوجائیگی۔ اس اہم امر کے انجام اور تکمیل کے لئے صوبائی کانفرنس کے کرنے کا خیال ہورہا ہے۔

۲۶

آپ کا فرض

ہر نوجوان۔ شادی شدہ یا مجرد۔ امیر یا غریب کوئی نہ کوئی اپنا متعلقین رکھتا ہے۔ اور یہ اُس کا فرض ہے کہ وہ اپنے پسماندگان کے لئے اپنی موت ہوجانے کی صورت میں کافی سرمایہ چھوڑے۔ اس فرض کی تکمیل کے لئے اورنٹیل کو مدد کا موقع دیجئے۔ چونسٹھ سال کے زائد عرصہ سے اورنٹیل کی پالیسیوں نے ہزارہا خاندانوں کو ان کی ضروریات ہمیا کرنے والوں کی موت واقع ہوجانے پر بوقت ضرورت امداد بہم پہنچائی ہے۔

جلدی یا بدیر ہر انسان ناقابل بیمہ ہوجاتا ہے۔ لہذا اپنے فرض کو پورا کرنے میں کوتاہی نہ کیجئے۔

اپنی زندگی کا بیمہ اورنٹیل میں کرائیے۔ اور اپنے پسماندگان کے مستقبل کو محفوظ کیجئے۔

تفصیلات کے لئے

اورنٹیل گورنمنٹ سیکورٹی لائف انشورنس کمپنی لیمیٹیڈ۔ ہیڈ آفس بمبئی۔ قائم شدہ ۱۸۷۴ء یا اس کے کسی برانچ آفس یا

سردار دولت سنگھ بی۔ اے۔ بی۔ ٹی

ایکٹنگ برانچ سکرٹری۔ اورنٹیل لائف آفس نیشنل بنک آف انڈیا۔ بلڈنگ ہال بازار امرتسر سے خط و کتابت کریں

(۳۲۹)

عجیب الاثر فلیویا۔ ٹانک ۱۸؍

رجسٹری شدہ برٹش گورنمنٹ آف انڈیا ہے۔ ہزاروں دفعہ امتحان کی جا چکی ہے۔ لاہور آل انڈیا نمائش میں نام ہو انعام حاصل کر چکی ہے۔ ۱۴۵۹۰ گئے گزرے اشخاص کو مکمل صحت۔ نئی جوانی حاصل ہو چکی ہے۔ بڑھاپا میں بھی شادی کرو۔ ایک گولی کھانے سے خواہ بوڑھا ہو یا جوان اس رات قضائے حاجت کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ قطعی بے ضرر۔ ممسک ہے۔ پرہیزگار عالم کی زیر نگرانی تیار ہوتی ہے۔ ۸؍ فی پیکٹ ۳۰ گولیاں۔

پتہ :۔ فظام برادرز ۲۵ فرید کوٹ (پنجاب)

سرمہ نور العین ۱۳؍

(مصدقہ مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بے نظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ عہ

پتہ :۔ منیجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ پنجاب

خمیرہ بادام طیوری رجسٹرڈ

کمزور جسم میں حیرت انگیز تبدیلی پیدا کرتا ہے۔ رگ و ریشہ میں طاقت دوڑنے لگتی ہے مسرت سے چہرہ تمتما اٹھتا ہے۔ امساک کے لئے موثر طاقت مردی کے متلاشی اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ نزلہ۔ زکام۔ سر کے چکر۔ دھڑکن۔ چلتے دم پڑھنا۔ اٹھتے آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا جانا۔ دماغی محنت سے جی چرانا۔ مرعوب و خوفزدہ رہنا۔ معمولی آہٹ سے کلیجہ دھک دھک کرنا کمزوری نسیان و جریان کافور ہوتے ہیں۔ قیمت پاؤ پختہ تین روپے آدھ سیر پانچ روپے آٹھ آنے۔ ایک سیر دس روپے خرچ ڈاک بذمہ خریدار

لاہور برانچ۔ ناظم دواخانہ پنجاب جینی بورڈ بل روڈ ۱۲

منیجر دواخانہ مقصود عالم امرتسر پنجاب

شہادت حسین رضی

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کے صحیح حالات اور شہادت کے اسباب۔ قیمت ۴؍

ملنے کا پتہ :۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

اسلامی توحید

(مصنفہ مولانا عبد السلام صاحب بستوی)

تعزیہ پرستی۔ رونا پیٹنا۔ علم نکالنا اور دیگر بدعات محرم وغیرہ کی بدلائل عقلی و نقلی تردید کی ہے۔ بہت مفید کتاب ہے۔ آجکل منگوا کر عوام کو سنائیے قیمت ۴؍

ملنے کا پتہ :۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

آئینہ مذاہب امامیہ

ترجمہ اردو

تحفہ اثنا عشریہ

مصنفہ شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ

قیمت تین روپے :۔ پتہ :۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

مومیائی ۱۲؎

مصدقہ علمائے اہل حدیث و ہزارہا خریداران "اہلحدیث"

علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں

خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل ودق۔ دمہ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے ...... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی ہی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتی ہے۔ مرد عورت بچے۔ بوڑھے۔ جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی قیمت فی چھٹانک عار۔ آدھ پاؤ ۶؍۔ پاؤ بھر ۸؍ مع محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔ اہالیٔ برما سے ایک پاؤ کی قیمت معہ محصول ڈاک ۱۲؍ پیشگی بذریعہ منی آرڈر۔ نہ ہی ایک پاؤ سے کم روانہ کی جائیگی اور نہ ہی بذریعہ وی پی۔

تازہ شہادات

جناب شیخ محمد حسین صاحب از بمبئی

"میں قبل ازیں کئی مرتبہ مومیائی منگوا چکا ہوں۔ بہت عمدہ اور ہر امراض کے واسطے بہت مفید پایا۔ لہٰذا ایک پاؤ بذریعہ ڈاک بھیجدیں۔ خدا تعالیٰ جزائے خیر دے" (۱۴۔ جنوری ۱۹۳۹ء)

جناب مولوی محمد شفیع صاحب از کانپور۔

"اس سے پیشتر تین چار دفعہ آپ کے ہاں سے مومیائی منگوا کر استعمال کر چکا ہوں۔ بڑی مفید ثابت ہوئی۔ اس لئے اب پھر تین چھٹانک جلد روانہ فرما دیں" (۱۲ جنوری ۱۹۳۹ء)

(منگوانے کا پتہ)

حکیم محمد سردار خان

پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

(۳۳۰)

مژدہ ۲؎

فلکِ توحید پر ایک نئے درخشندہ ستارے کا طلوع

یعنی یکم محرم الحرام کو

ایک دیہات پنجاب سے صحیح دین اسلام کی نشر و اشاعت کرنیوالے

ماہوار جریدہ الاسلام کا اجراء

جو

دنیائے مذاہب میں بھٹکنے والوں کا حقیقی رہنما مریضانِ وہم وعصیان کے لئے نسخہ شفا محصوران کفر والحاد کا واحد مشکل کشا ائمہ مساجد کا رفیق اور امہات مشرق کا مصلح علمائے وشعرائے پنجاب کا سب سے پہلا تذکرہ السنہ شرقیہ اسلامیہ کا مرقع ادب وانشا غرضیکہ شریعت اسلام کی مکمل انسائیکلو پیڈیا ہوگا۔

چندہ سالانہ ۲؍ روپیہ۔ پیشگی بھجوانے والے حضرات سے صرف ۱؍۔ آج ہی رعایتی چندہ بنام منیجر "الاسلام" محبت پور کمیوہ ضلع گجرات (پنجاب) براستہ ڈنگہ بھجوا کر اپنا نام درج رجسٹر کرا لیجئے گا۔

ویدارتھ پرکاش

عرف

ویدک تہذیب

(مصنفہ پنڈت آتما نند صاحب بٹالوی)

جس میں ویدوں کو انسانی تصانیف ثابت کیا ہے اور خود وید منتروں کی عبارتوں سے ثابت کیا گیا ہے کہ ایسے حیا سوز منتروں کی موجودگی میں وید ہرگز الہامی نہیں ہو سکتے۔ آریہ سماج آج تک اس کا جواب نہیں دے سکی۔ جلد منگوا لیں ورنہ دوسرے اڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا۔ قیمت بجائے ۱۲؍ کے ۱۰؍

ملنے کا پتہ:۔ **منیجر اہلحدیث امرتسر**

گلشن توحید کے سدا بہار پودے

ہندوستان میں گلشنِ حدیث کی پود شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رح نے لگائی۔ سیدنا محمد اسماعیل شہید رح نے اپنے خون سے سینچا۔ نواب صاحب بھوپال رح نے اس کے پھیلاؤ کیلئے خزانے کھول دئیے۔ (آخر یہ پود ملک کے چپہ چپہ پر پھیل گئی) اور ملک ابو یحییٰ امام خان نوشہروی نے اس سدا بہار گلشن سے ایک گلدستہ سجایا۔ کتنا خوشنما! جسے عوام نے پسند کیا۔ ارباب نظر نے سراہا۔ اہل حدیث کانفرنس نے اس کی توثیق کی۔ سر خیلِ موحدین ہند (مولانا ابو الوفاء امرتسری) نے مفید اور ضروری کی سند قبول عطا فرمائی اور علامہ السید سلیمان صاحب ندوی نے اس گلدستہ کی سجاوٹ دیکھ کر ایک سراپا بصورت "مقدمہ" رقم فرمایا

اس گلدستہ کا نام

تراجم علمائے حدیث ہند

صفحات ۶۲۵۔ قیمت ۸؍۔ محصول ڈاک ۷؍

ہندوستان میں اہل حدیث کی علمی خدمات

مارچ ۱۹۳۷ء میں آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کی پنجاہ سالہ جوبلی علیگڈھ میں منائی گئی جس میں شرکت کی دعوت جماعت اہل حدیث کو بھی دی گئی۔ کانفرنس نے مولانا امام خان صاحب نوشہروی کو بھیجا۔ آپ نے وہاں ایک مقالہ پڑھا۔ جس میں جماعت اہل حدیث نے علم وفن کی جو خدمات کی ہیں اس کا دلچسپ تذکرہ ہے۔ قابل مقالہ نگار نے حضرات تابعین سے اہل حدیث کا ورود ہند ثابت کیا ہے۔ مصنفات اہل حدیث کی فہرست ایک ہزار سے زائد ہے اور سن وار و نام مصنف کے ساتھ قومی اخباروں کا نقشہ ہے۔ ہر اہل حدیث کو خریدنی چاہئے۔ ضخامت ۲۰۸ صفحات۔ قیمت ۱۲؍

منگوانے کا پتہ:۔ **منیجر اہلحدیث امرتسر**

ahmadimuslim.de

مرض ذیابیطس کی زود اثر کیمیاوی دوا

الذیابیطس

مجرب ترین　　مجرب ہے

اگر خدانخواستہ آپ یا آپ کا کوئی عزیز ہمسایہ مرض ذیابیطس یا سلسل البول یا بول الدم میں مبتلا ہے یا آپکے بچہ یا عورت کو بول فی الفراش کی شکایت ہے تو الذیابیطس منگا کر قدرت کا تماشہ دیکھیگا جس کے صرف تین ہفتہ کے استعمال سے بار بار پیشاب کا آنا پیاس کا زیادہ لگنا پانی پیتے ہی بذریعہ پیشاب خارج ہوجانا پیشاب میں شکر یا دیگر مادہ کا خارج ہونا پنڈلیوں میں درد بدن میں خشکی اور تنبل وغیرہ عوارض مرض اکتیس یوم میں قطعی دور ہوجاتے ہیں صرف چوبیس گھنٹے میں دوا اپنا سحری اثر دکھا کر پیاس اور پیشاب کی کثرت میں نمایاں فرق کر دیتی ہے ہم خوراک نمونہ منگا کر تجربہ کیجیگا اگر حسب تجربہ نمونہ اثر نہ کرے تو نمونہ کی قلیل اجرت حلفیہ تحریر کرنے پر واپس کردیجائیگی قیمت مکمل ۴۲ خوراک ۱۲ یوم سے ۴ روپیہ نمونہ خوراک ۱۲ محصول علاوہ۔

بچوں کے دانت نکلنے کی تکالیف کا ایک موثر علاج

حیات الصبیان

محافظ صبیان　　محافظ صبیان

مسلمہ ہے کہ بچوں کے دانت نکلنے کا زمانہ گویا کہ بچہ کی زندگی اور موت کا سوال ہے بچوں کے منہ سے ایک قسم زہریلا مادہ لعاب دہن کی ہمراہ یا دودھ کی ہمراہ پیٹ میں جاتا ہے اور طرح طرح کے عوارض مثلاً سرے پیلے دست قے نفخ بدہضمی سوکھا پن وغیرہ پیدا ہوجاتے ہیں اور جس میں اکثر چالیس فیصدی بچے ضائع ہوجاتے ہیں یہ دوا بچوں کیلئے بیحد مفید ثابت ہو رہی ہے اسکے استعمال سے دانت نہایت آسانی سے نکل آتے ہیں اور بچے ہر قسم کے عوارض سے محفوظ رہتے ہوئے تندرست اور توانا رہتے ہیں ترکیب نہایت سہل ہے جو بلا بدمزگی استعمال ہوتی ہے قیمت فی شیشی ۱۲ تین شیشی ۲ محصول بذمہ خریدار

پتہ:- مطب حکیم سید ظہیر الحسن (میونسپل کمشنر) متھرا (یوپی)

طبی کتب

تصانیف [illegible] ساکن رونڈی ضلع حصار

کنز التجربات } مؤلف نے اس میں چھ صدی سے زیادہ نسخے درج کئے ہیں جو بارہا تجربہ کی کسوٹی پر [illegible] میں سب سے پہلے ہر عضو کی مختصر تشریح کر کے [illegible] سے پیدا ہونے والے

دھلی میں

کتب خانہ رشیدیہ ہی واحد کتب خانہ ہے جس میں مصر، استنبول، بیروت، شام کے علاوہ ہندوستان کے ہر خطہ کی اردو، عربی، فارسی مطبوعات کا عظیم ترین ذخیرہ ہے۔ تجربہ شرط ہے۔

شرقاوی شرح تجرید بخاری للعہ　　کرمانی شرح بخاری ۲۵ جلد للعہ　　تفسیر ابن کثیر طبع جدید خاص طور سے ارزاں کی گئی ہے ۱۲ء
حجۃ اللہ البالغہ کاغذ سفید اعلیٰ ۱۲ر　　سیرۃ الحلبیہ ۱۲ر
بخاری مع حاشیہ سندی ۸ر　　شرح سیرۃ ابن ہشام ۴ جلد عمدہ سفید کاغذ ۸ر　　تفسیر خازن مع ۴ الم ۸ء
قاموس عرب اعلیٰ کاغذ ۸ء　　المنجد طبع تاسعہ ۸ء
مفتاح کنوز السنہ، حدیث کی چودہ مشہور کتابوں میں جتنی احادیث ہیں ان کی مکمل فہرست۔ عہ　　فیض القدیر شرح جامع صغیر (للمناوی) ۶ جلد مجلد ۵ء　　تسہیل العربیہ المنجد کا اردو ترجمہ و خلاصہ ایک ہزار صفحات مجلد للعہ
تاج العروس شرح قاموس ۱۲ء

نوٹ:- فرمائشی خط میں اپنا قریبی ریلوے اسٹیشن لکھئے تاکہ کتب ریلوے سے روانہ کی جاسکیں اور تقریباً ایک چوتھائی رقم پیشگی بذریعہ منی آرڈر ضرور روانہ فرمائیں۔ بلا پیشگی وصول ہوئے تعمیل نہ ہو گی۔

مینیجر کتب خانہ رشیدیہ اردو بازار دہلی ۲

امراض بتائے ہیں اس کے بعد ہر مرض کا طبی دیدک اور ڈاکٹری نام، پھر کیفیت مرض اور امراض کے علاج درج ہیں اس کے بعد بیماری کے اسباب اور اس کے پہچاننے کے طریقے نہایت خوبی سے بیان کئے گئے ہیں قیمت حصہ اول ۱۲ حصہ دوم ۱۲

کنز المفردات } جس میں مفردات تیار کرنے کی مختلف ترکیبیں درج ہیں - ۱۲

خواص بادام - بادام کے فوائد اور اس سے مختلف امراض کا علاج - ۴ر

خواص پیاز - پیاز کے بے نظیر فوائد اور اس سے اکثر بیماریوں کا علاج ۵ر

خواص نمک - نمک کے ذریعہ بہت سی امراض کا علاج - ۲ر

خواص گھی کوار - یعنی کنوار گندل کے ذریعہ بیسیوں مرضوں کا علاج ۹ر

خواص پھٹکڑی - قیمت ۸ر

خواص برگد - قیمت ۴ر

خواص پیپل - قیمت ۴ر

خواص آک - قیمت ۸ر

خواص انار - قیمت ۴ر

خواص ریٹھا - قیمت ۲ر

خواص سونف - قیمت ۸ر

خواص کیکر - قیمت ۴ر

سرمہ اکسیر العین رجسٹرڈ

دھند، جالا، غبار، ڈھلکہ، خارش، سرخی چشم کے علاوہ ضعف بصارت کو زائل کر کے بینائی کو روشن کرنے میں اکسیر بے نظیر ہے ہزارہا لوگ اس کے استعمال سے عینک کی زحمت سے نجات پا چکے ہیں بحالت صحت اسکا استعمال ہونے والی امراض سے بچاتا ہے منگوا کر فائدہ اٹھائیں قیمت فی شیشی ایک روپیہ عہ

تصحیح } سابقہ چند پرچوں میں قیمت غلطی سے عہ لکھی جاتی رہی ہے اصل قیمت عہ (ایک روپیہ) ہی ہے۔

کارخانہ سرمہ اکسیر العین رجسٹرڈ حکیم سٹریٹ امرتسر

armadimuslim.de

خواص نیم - قیمت ۲ر
خواص ستیاناسی - قیمت ۶ر
خواص گھی - قیمت ۴ر
خواص دودھ - قیمت ۸ر
خواص تربوز - قیمت ۲ر
خواص لہسن - قیمت ۴ر
خواص دھتورہ - قیمت ۶ر
خواص ارنڈ - قیمت ۷ر
خواص لیموں - قیمت ۸ر
خواص مولی - قیمت ۵ر
خواص گاجر - قیمت ۳ر
خواص اندرائن - قیمت ۴ر

علاج الغرباء اس کتاب میں تمام بیماریوں کا علاج بتایا گیا ہے۔ غربا کو بہت مفید ہے۔ قیمت ۱۲ر

تصانیف حکیم غلام جیلانی صاحب امرتسری

کلید حکمت اس میں سر سے پاؤں تک کی ہر ایک مرض کی علامات درج ہیں اسی طرح علمی بحث مرض اور اس کی پیدائش کے اسباب بعد میں ساڑھے آٹھ سو سے زائد نسخہ جات چٹکلے جو ہر جگہ ہر وقت صرف کوڑیوں میں بلکہ بے دام نہایت آسانی سے مہیا ہو سکیں اور منٹوں میں فائدہ دکھائیں درج کئے گئے ہیں۔ قیمت حصہ اول ایک روپیہ۔ حصہ دوم عہ

کی تین صد مشہورہ آفاق پیٹنٹ دواؤں کے بالکل سچے اور اصلی نسخے درج ہیں۔ اگر آپ سینکڑوں روپیہ کی مستقل آمدنی پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ تو کتاب ہذا کی ایک جلد خرید کر دیکھیں اور تجربہ کریں قیمت عہ

طبیب کامل

المعروف

مجرب فارماکوپیا حصہ اول

مؤلفہ لقمان الحکمت فاضل طب حکیم و ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب امرتسری۔ اس رسالہ میں عام امراض و پیچیدہ امراض کی یونانی و ڈاکٹری کی بہترین مجربات آیورویدک طریقہ علاج کے مجربات

ثنائی برقی پریس امرتسر
ہال بازار

میں اردو، انگریزی، ہندی، گورمکھی، لنڈے کی چھپائی نہایت عمدہ خوشنما رنگدار وسادہ ارزاں نرخوں پر حسب وعدہ کی جاتی ہے اگر آپ نے کوئی کتاب پمفلٹ اشتہار رسیدیں، دعوتی خطوط لیٹر فارم وغیرہ چھپوانے ہوں تو بذات خود تشریف لائیں یا بذریعہ خط وکتابت نرخ وغیرہ طے کریں +

مینیجر ثنائی برقی پریس - ہال بازار - امرتسر

خواص ہلدی - قیمت ۳ر
خواص مرچ - قیمت ۴ر
خواص کشنیز - قیمت ۳ر
خواص مہندی - قیمت ۴ر

طبی چٹکلے مصنفہ حکیم محمد رحمت اللہ صاحب سرودل گڑھ ریاست پٹیالہ۔ جس میں ہر قسم کی بیماریوں کے آسان علاج و ٹوٹکے درج ہیں۔ جو بہت کم لاگت سے تیار ہو سکتے ہیں۔ قیمت عہ

گنجینہ روزگار مصنفہ حکیم دیوان یوگا رام صاحب ڈیکی۔ جس میں بے روزگاروں کو برسر روزگار ہونے کے لئے ہر قسم کے نسخے درج کئے گئے ہیں قیمت عہ

مجربات جیلانی حکیم صاحب موصوف نے انتہائی فراخدلی اور عالی حوصلگی سے ... اسراری اور صدری نسخے جن کے اخفا میں ... سعی بلیغ کو کام میں لاتے تھے۔ بلا بخل شائع کر کے اپنی فیاضی کا پورا ثبوت دے کر دنیا کو مرہون منت کر لیا ہے۔ قیمت جلد اول عہ جلد دوم عہ

نشاط زندگی میں نوجوانوں کی تندرستی قائم رکھنے کے طریقے، بیوی کے ساتھ شادی کا سچا اور حقیقی لطف حاصل کرنے کے قواعد درج کر کے عمدہ عمدہ طبی نسخے بھی درج ہیں غرضیکہ قابل دید کتاب ہے قیمت عہ

پیٹنٹ ادویات انگلستان و ہندوستان

... اطبا، حکیم شریف خاں صاحب حکیم حافظ ... خان صاحب و دیگر معزز اطبائے عہد ... بہترین مجربات درج ہیں۔ اس کے علاوہ مصنف کے خود ذاتی و خاندانی مجربات کا بیان کیا گیا ہے۔

قیمت ۱۲ر مع محصول ایک عہ

(تمام کتابیں ملنے کا پتہ)

مینیجر اخبار اہلحدیث